الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ



پہلا ایڈیشن

نقابتُ المِدحت

(مجموعۂ حمد، نعت، منقبت)



مدح خواں

محمد شہاب



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کوائف

نام کتاب ________ نقابتُ المِدحت

نام مصنف ________ محمد شہاب

تخلص ________ شہاب

سال ________ 2025-2026

ڈیزائنگ اینڈ کمپوزنگ ________ شہاب ایڈورٹائزمنٹ سروسز
0370-9080397

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

(حضرت شیخ سعدیؒ)

ترتیب

نام	صفحہ

تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم مدحت خوانی کا یہ حسین عمل ازل سے چلتا آرہا ہے۔ چونکہ مدحت کا لغوی و اصطلاحی معنی تعریف ہے اس لیے ہر دور میں اہلِ ذوق لوگوں نے قابلِ مدحت ہستیوں کی مدحت کا فرض سر انجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہر ایک کتاب میں مدحت و ثناء موجود ہے۔ توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید کا اگر مطالعہ کیا جائے تو کثیر تعداد میں مدحت کے پہلوں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مدحت ایک یا دو القابی الفاظ کو جوڑ کر بھی مکمل کی جا سکتی ہے اور وسیع در وسیع مضامین کی صورت میں بھی کی جاتی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے پہلے صفحے پر لکھا ہوا ملتا ہے "رب العالمین " (تما جہانوں کا رب) تو یہ اللہ تعالیٰ کی دو الفاظ میں مدحت ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے نام کے ساتھ خاتم النبین ﷺ یعنی اے محبوب یزداں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آنا آپ پہ سلسلہِ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اے نبی ﷺ آپ نبوت کی مُہر ہیں۔ تو اس طرح لفظِ خاتم النبین سے حضرت محمد ﷺ کی مدحت ہو گئی۔ مضامین کی شکل میں بھی کافی مدحت کی گئی ہے۔ بہت سے اکابر مصنفین کے ہاتھوں سے لکھے موتیوں جیسے الفاظ سے بھری لاکھوں کتابیں اس دنیا میں موجود ہیں جن میں ربِ واحد سے لے کر ہر ایک ولیِ کامل تک کی مدحت موجود ہے۔ ایک ایک ہستی کے نام کا عنوان باندھ کے باادب اور باذوق لوگوں نے مدحت میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ مدحتِ ربِ غفور کا کوئی احاطہ اور حد نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسی مدحت ہے جو عرش سے فرش تک ہر جگہ ہر وقت کسی نا کسی انداز میں ہو رہی ہے۔ جن و انس، ملائک یہاں تک کے چرند و پرند بھی اسی میں مشغول ہیں۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس جہاں میں دوسرے غیر مذاہب بھی تو موجود ہیں جن کا دینِ اسلام اور اِس سے منسلک ہر ایک قابلِ مدحت ہستی سے کوئی لگاؤ نہیں تو وہ تو مدحت نہیں کرتے۔ تو اس سوالیہ موڑ پہ بات آ جاتی ہے توفیقِ خدا کی۔ مدحت کرنا ایک مقدس اور عطائیہ عمل ہے جو خدا کی طرف سے عنایت ہو تا ہے۔ اس لیے اگر کسی شخص کی زبان پہ ربِ غفور اور اس کی بر گزیدہ ہستیوں کی مدحت کے بول چل رہے ہیں تو اس میں اُس شخص کا کوئی کمال نہیں بلکہ خدا کی عنایت ہے کہ وہ اُس سے مدحت کا یہ حسین عمل کروا رہا ہے۔ اسی طرح جو شخص جو گروہ اور جو مذاہب اس سے کنارہ کر رہے ہیں یا ان سے یہ عمل نہیں ہو رہا تو یہ خدا کی تقسیم ہے وہ اِن سے یہ عمل کروا نہیں رہا۔ ہر ایک مدح خواں جب بھی مدحت

کرنے لگتا ہے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدحت سے آغاز کرتا ہے۔ سب سے عرفی مدحت جو ہے وہ ربِ کائنات کی ہے۔ ثناءِ خدا کو "حمدِ باری تعالیٰ" کا نام دیا جاتا ہے۔ بقولِ معینؒ

ہے شش جہت میں ترے حُسن کی ضیا، یارب
عیاں جہاں میں تری شانِ دل کشا، یارب

پھر یہ بھی بات منقول ہے کہ جہاں ربِ غفور کی حمد و ثناء ہوگی وہیں اُس کے محبوب آقاِ نامدار حضرت محمد خاتم المرسلین ﷺ کی مدحت ضروری اور لازمی کی جائے گی۔ مدحتِ حضورِ پاک ﷺ کا باب بہت وسیع ہے۔ آپ ﷺ کا سب سے بڑا مدح خواں خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ قرآن پاک اِس بات کا جامع ثبوت ہے۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ پہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی تعریف کی ہے۔ پھر اسی طرح آقا ﷺ کے مدح خوانوں نے آپ ﷺ کی مدحت کی ہے۔ چونکہ آپ ﷺ جیسا حَسین اس دینا میں نہ آیا ہے اور نہ ہی آنا ہے اس لیے آپ ﷺ کی جتنی بھی مدحت کی جائے وہ کم ہے۔ لفظ ختم ہو سکتے ہیں، قلم ٹوٹ سکتے ہیں یہاں تک کہ سیاہیاں سوکھ سکتی ہیں لیکن نبیِ آخرالزمان ﷺ کی شان کی حد ختم نہیں ہو سکتی۔ آپ ﷺ کے دیوانوں اور مدح خوانوں نے آپ ﷺ کی زُلفِ پاک سے لے کر نعلینِ پاک تک کی مدحت کی ہے۔ مدحتِ پیغمبر ﷺ کو ایک بہت ہی خوبصورت نام دیا گیا ہے جسے "نعت" کہتے ہیں۔ نعت بہت ہی زیادہ پیمانے پر لکھی اور پڑھی گئی ہے۔ کچھ تو ایسے خوش نصیب مدح خواں اِس دھرتی پہ آئے ہیں جنھوں نے اپنی آنکھوں سے نبی پاک ﷺ کے چہرہِ والضحیٰ کی زیارت کی اور پھر جب انھوں نے دیدار کر کے نعت لکھی تو پھر اُس نعت میں تو نبی پاک ﷺ کی حُسنِ جمالی کی جھلک الفاظ میں واضح نظر آتی ہے۔ صوفیاء و اولیاء کے گہرے الفاظوں سے پُر کلام اگر پڑھے جائیں تو ان میں بھی نعتِ نبی ﷺ موجود ہے۔ پھر ایک اور بات قابلِ ذکر یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے جس جس جگہ پہ اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے وہیں پر ہی اپنے پیارے حبیب ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے بلکل اسی طرح ہی ایک تجربہ شدہ بات دیکھنے کو ملی ہے کہ جس جس جگہ پہ حمدِ خدا تعالیٰ ہے اسی جگہ پہ نعتِ نبی ﷺ بھی موجود ہے۔ جہاں پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر ہو رہا ہے وہیں پر ہی اُس کے محبوب ﷺ کے تذکرے بھی موجود ہیں۔ حمد اور نعت یہ دونوں مدحتیں ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔ اگر حمد کا مطالعہ کریں تو اس میں کہیں نا کہیں نعت دیکھنے کو ضرو ملے گی اور اسی طرح اگر نعت کی تشریح میں چلے جائیں تو حمد نظر آئے گی۔ یہ دونوں مدحتیں ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔

حُبِ احد و احمد ﷺ ہے لازم و ملزوم
جسے احد پسند اُسے پسند ہے احمد ﷺ

آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ ﷺ کی نعتیں لکھی گئیں۔ آپ ﷺ کی ظاہری حیات کے بعد بھی آج تک آپ ﷺ کی نعتیں لکھی اور پڑھی جا رہی ہیں۔ آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالبؑ کا مشہورِ زمانہ دیوان ”دیوانِ ابو طالبؑ“ قابلِ ذکر ہے۔ جس میں کثیر تعداد میں آپ ﷺ کی مدحت موجود ہے۔ اسی طرح صحابیوں میں حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ جیسی برگزیدہ ہستی بھی قابلِ ذکر ہے۔ اسی طرح اور بہت سے کثیر تعداد میں مدح خوانوں کا تذکرہ تاریخ کے اوراق میں موجود ہے جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے جلوے دیکھتے ہوئے نعتیں لکھی اور پڑھی۔ پھر جیسے جیسے وقت گزرتا رہا آپ ﷺ کے مدح خواں اس دھرتی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہوتے رہے۔ ایک وقت میں حضرت شیخ سعدیؒ جیسا بندہِ پُر ذوق گزرا۔ آپ ﷺ کے مدح خواں انشاء اللہ حشر تک آتے رہے گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ”اے حبیب ہم نے آپ کا ذکر دونوں جہانوں میں بلند کر دیا ہے“۔ اس لیے ہر مومن مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ حشر برپا ہو جائے گا لیکن آمنہؑ کے لال کا یہ دل میں گھر کرنے والا عظیم ذکر ہوتا رہے گا۔ نعتِ نبی ﷺ اپنے پورے ذوق و شوق اور اپنی پوری شان و شوکت سے لکھی اور پڑھی جاتی رہے گی۔

کُھل گیا مجھ پہ رحمت کا باب اچھا ہے
چُن لی نبی ﷺ کی نعت یہ انتخاب اچھا ہے

مدحت کرنے کے لیے ایک بات کا علم ہونا مدح خواں کے لیے بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جس کی مدحت کی جارہی ہے مدح خواں اس کی ذات سے کافی آشناء ہو یعنی اس ذات کے اوصاف و کمالات مدح خواں کے مطالعے میں لازمی ہوں۔ ترتیب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نعتِ نبی ﷺ کے بعد نبی پاک ﷺ کے گھرانے کے اوصاف و کمالات کے تذکرے کو بھی مدحت کے رنگ میں لانا فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسے حمد اور نعت کو پیوستہ دیکھا گیا ہے اور ایک دوسرے سے مِلا ہوا دیکھا گیا ہے اسی طرح ذکرِ پیغمبر ﷺ کے ساتھ ذکرِ آلِ پیغمبر ﷺ بھی جُڑا ہوا ہے۔ جہاں پر ذکرِ پیغمبر ﷺ کیا جا رہا ہو وہیں پر ہی پیغمبر ﷺ کے اہل و عیال کا تذکرہ کرنا باعثِ برکت بھی بنتا ہے اور نبی پاک ﷺ کی خوشنودی کی وجہ بھی بنتا ہے۔ آلِ نبی ﷺ کی مدحت بھی بہت وسیع پیمانے پر کی جا چکی

ہے۔ آپ ﷺ کی آلِ پاک میں موجود باکمال ہستیوں نے کس طرح دین کی بقا کے لیے ہر موڑ پہ اپنے لہو کو پیش کر کے دین کو زندگی بخشی اِس بات کو مدحت کے ذریعے آج کے زمانے کو بتانا لازمی ہے۔ اُن پاک ہستیوں کی شان بیان کرنا مدح خوانوں کے بس کی بات تو نہیں لیکن حسبِ کوشش ہر مدح خواں اپنے قلم کو مصطفیٰ ﷺ کے انوار کی بات کرنے کے لیے اٹھاتا ضرور ہے تاکہ روزِ محشر اُس کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔ جس جس مدح خواں کو بھی یہ توفیق ہوئی اُس نے موتیوں جیسے الفاظ کے نظرانے پیش کر کے اہلبیتِ پاکؑ کی مدحت کا فرض سر انجام دیا ہے۔ آلِ رسولِ پاک ﷺ کی مدحت خوب انداز سے کی جارہی ہے۔ جس میں اُن کے کمالات و واقعات، اُن کی شان و شوکت اور اُن کی لامحدود لجپالی کے مضمون کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مدحت میں منقبت و قصیدے نے کافی رسائی حاصل کی ہے۔ شعراء نے دل میں عشق و احترامِ آلِ رسولِ پاک ﷺ کو رکھتے ہوئے پھولوں جیسے الفاظ کے نظرانے پیش کر کے آلِ عباؑ کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ اہل و عیالِ حضور ﷺ میں آپ ﷺ کے شجرہِ مبارک میں موجود برگزیدہ ہستیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ ﷺ کا خاندان، اُمھات المومنینؓ اور آپ کے تمام ارکانِ اہل و عیال کا ذکرِ پاک کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے گھرانے کی شان کے تذکرے مسلمانوں کے بچے بچے کے کان تک پہنچے ہوئے ہیں۔ شاعریہ کلام کی صورت میں مدحت کا جو عمل ہے اس میں ایک ذوقیہ کیفیت ہوتی ہے اگر اِس ذوقیہ کیفیت میں نبی ﷺ کے پاک گھرانے کی شان بیان ہو رہی ہو تو میرا نہیں خیال کہ ایک باذوق اور عشقِ اہلبیت سے پُر بندہ اسے پڑھ کے جھوم نہ اُٹھے۔ ہر شاعر ، ہر مصنف، ہر فلاسفر، ہر مدح خواں جب بھی کسی عظیم ہستی کے بارے میں کچھ بھی بیان کرتا ہے تو اِس میں ایک اُس کا مقصد یہ لازمی ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والوں تک اِس بات کو پہچانا چاہتا ہے کہ اِس ہستی کو پڑھنے کے بعد ہمیں اس ہستی سے کچھ نا کچھ سیکھنا چاہیے۔ مدح خوانوں کا بھی لکھتے وقت یہی خیال ہوتا ہے کہ ایک کلامیہ انداز میں لوگوں تک اُن ہستیوں سے آشنائی کے علاوہ اُن کے دیے ہوئے سبق اور نصیحتیں بھی عوام تک پہنچائی جائیں۔ زیرِ نظر مجموعہ میں میری یہی کوشش رہی ہے کہ جس ہستی کی بھی مدحت پڑھی جائے تو پڑھنے والے کے دل میں اُس ہستی کی محبت تو پیدا ہو لیکن ساتھ ساتھ اُس ہستی سے کچھ نا کچھ سبق اپنی زندگی کے لیے حاصل کرے۔ جیسے اہلبیتِ پاکؑ کی بات ہو رہی ہے تو جب ہم اُن کی مدحت پڑھیں تو ہمیں ساتھ یہ بھی پڑھنے کو ملے کہ ہم نے اُن سے کیا سیکھنا ہے۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ اگر ایک

سے محبت اور لگاؤ ہو تو پھر سارے گھرانے سے خود بخود ادب و احترام اور محبت و لگاؤ ہو جاتا ہے۔یہی بات نبی پاک ﷺ کے گھرانے کی ہے جب نبی پاک ﷺ کی مدحت بندہ کر رہا ہوتا ہے تو پھر خود بخوداُن کے مقدس گھرانے کے اوصاف بیان کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر لکھنے والے کا قلم خود بخود اپنی چاہت پیش کر دیتا ہے کہ میں نے یہ بھی ساتھ لکھنا ہے۔

ذکرِ سادات کرنا میری مجبوری ہے شہاب
کیا کروں میرا قلم و قلمدان یہی چاہتا ہے

مدحت کرنے کا ایک اور مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی کی قربانیوں اور جذبہِ عشق و وفا کو الفاظ میں امر کیا جا سکےاور آنے والی نسلوں تک اُسے پہنچایا جا سکے۔جیسا کہ دینِ اسلام میں مسلمانوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جو جو شخص بھی نبی پاک ﷺ کے ہمراہ راہ حق کا مسافر بنا اس کو اسلام کی خاطر قربانیاں دینی پڑی۔چونکہ وہ ہستیاں جو نبی پاک ﷺ کے ہمراہ چلیں اُن میں جذبہِ ایثاری اور عشقِ خدا و حبیبِ خدا پھوٹ پھوٹ کے بھرا ہوا تھااس لیے ہر موڑ پہ جب اسلام کو ان کی قربانیوں کی ضرورت پڑی تو انہوں نے دل کھول کر قربانیاں دی۔جیسا کہ تمہید سے معلوم ہو رہا ہے کہ اب بلا تاخیر ذکرِ اصحابِ رسولِ پاک ﷺ کی بات ہو رہی ہے۔نبی پاک ﷺ کے اُن ہمنواؤں کی بات ہو رہی ہے جن سے سیکھا جا سکتا ہے کہ اصل معنوں میں آپ ﷺ سے عشق کیسے کیا جا سکتا ہے۔اُن کی وفا کے عظیم جذبے کو اگر مدحت میں نا لایا جائے تو ہر مدح خواں کو یہی لگتا ہے کہ کوئی کمی رہ گئی ہے۔ کیسے انہوں نے نبی پاک ﷺ کے عشق میں انتہا کر دی اس بات کو لفظوں میں پرونا بہت لازمی ہے۔نبی پاک ﷺ کے اِن یاروں کی جتنی اونچی شان ہے کسی بھی مدح خواں کا قلم اس کو چھو بھی نہیں سکتا لیکن اپنی قلم کو اعزاز بخشنے کے لیے نبی پاک ﷺ کے اصحابِ پاک کی مدحت کرنے کی کوشش ضرور کرتے ہیں۔رفاقاِ محمد ﷺ کی مدحت کا عمل بھی بہت منقول ہے۔مدحت اصحابؓ بھی برسوں سے ہوتی آ رہی ہے۔ہر مدح خواںِ مصطفیٰ ﷺ نے مدحتِ دوستانِ محمد ﷺ کر کے رضاِ یزداں و حبیبِ یزداں حاصل کی ہے۔ہر کوئی اپنی زندگی میں ساتھی بناتا ہے یا خود بھی بنتے ہیں۔ ہر کسی کے کثیر یا قلیل رُفاقا ہوتے ضرور ہیں۔جہاں رسولِ پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے نوازا ہے وہیں پر آپ ﷺ کو رُفاقا سے بھی نوازا ہے۔جو صرف آپ ﷺ کے رُفاقا ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کے حُب دار و جاں نثار بھی ہیں ۔ آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں جس جس نے ایمان لایا اور زیارتِ محمد ﷺ سے شرف یاب ہوا وہ صحابی

کے درجے پر فائز ہوا۔اوراقِ تاریخ اگر کھولے جائیں تو دیکھنے کو ملتا ہے کہ کس طرح اصحابِ رسول ﷺ نے عشقِ حضور ﷺ سے پُر ہو کر اپنی جان ،مال اور اپنے عزیزوں کی قربانیاں دی ہیں اور پھر خوشنودیِ محمد ﷺ و رضاِ خدا حاصل کی ہے۔اِن کی مدحت کرنے سے نبی پاک ﷺ خوش ہوتے ہیں کیونکہ جب اِن کے مقدس تذکرے ہوں تو عشقِ حضور ﷺ اور اطاعتِ خدا کی جھلک نظر آتی ہے۔

پس منتخب کیا خدا نے صحابہؓ کو شہاب
کہ سچے اِن کے دل اور عظیم کردار ہے

بعد از ذکرِ اصحابؓ کے بات تابعین اور پھر اسی طرح چلتے چلتے اولیاءؒ تک آ پہنچتی ہے۔تابعین تک اصحابؓ نے ارشادات و اقوال پہنچائے۔اِن کا صفحۂ ہستی میں بہت اونچا درجہ ہے۔پھر اسی طرح یہ سلسلہ آگے چلتا رہا۔جہاں پر ہمیں اصحابِ رسول ﷺ کی قربانیوں اور ایثاریوں کا تذکرہ پڑھنے کو ملتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اولیاءؒ کا تذکرہ بھی پڑھنے کو ملتا ہے۔کس طرح ایک ولیِ کامل عشق و ولایت میں پُر ہو کر اپنا لگاؤ صرف خدا تعالیٰ کی ذات سے لگاتا ہے اور اِس فانی دنیا سے بلکل کنارہ کش رہتا ہے۔اس روحانی جذبے کو بھی لفظوں کی مالا میں پرونا کسی عبادت سے کم نہیں۔ذکرِ اولیاءؒ کرنا بھی ضروری ہے۔مدحتِ اولیاءؒ میں ہمیں مخزنِ عشق و ولایت کا منظر نظر آتا ہے۔ اسلاف و بزرگانِ کے کمالات اور ان کی عبادت و ریاضت دِکھتی ہے جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی راہیں ٹھیک کر سکتے ہیں۔اولیاء کرامؒ کی فیوض و برکات کا تصدق اور توصل دے کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عرضی منوانا ایک منقول عمل ہے۔کیونکہ انہوں نے اپنی ساری زندگی ہی نہیں بلکہ تاحشر تک اپنا مرکز ذاتِ خدا و حبیبِ خدا بنا لیا ہوتا ہے اور وہ ذاتِ حق سے اس قدر جُڑ چکے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اُن کی عرضی کو رد نہیں کرتا۔ایک ولیِ کامل اپنے آپ سے جڑے ہر شخص کو ہمیشہ راہِ حق کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے، شریعتِ محمدی ﷺ سے آشناء کراتا ہے اور اسی ہی کی تبلیغ کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اِن برگزیدہ بندوں کی مدحت ایک مدح خواں کے لیے باعثِ برکت ہوتی ہے۔بقولِ معینؒ

ہو نبی ﷺ کا اسوہِ کامل ہمارا رہبر
اتقیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

مدحت کئی انداز میں کی جاتی ہے۔ کوئی نثری شکل میں تشریحات کرتے کرتے مدحت کے رنگ اجاگر کرتا ہے تو کوئی مصرعوں کی صورت میں لفظ پرو کر ایک ذوق کی کیفیت

بناتا ہے۔زیرِ نظر کتاب مجموعہِ کلام ہے۔اس میں اشعار کی صورت میں مدحت کا فرض سر انجام دینے کی کوشش کی گئی ہے۔"نقابتُ المِدحت" کو پانچ بابوں کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔پہلا باب ہے " باب الیزداں" جس میں حمدِ باری تعالیٰ ہے۔دوسرا باب ہے "باب الطحٰہؐ" جس میں نعتِ رسول ﷺ ہے۔تیسرا باب ہے "باب البقاء"جس میں نبی پاک ﷺ کے اہل و عیال، امھاتُ المومنینؓ اور آپ ﷺ کے شجرہِ مبارک میں موجود برگزیدہ ہستیوں کی مدحت خوائی کی گئی ہے۔چوتھا باب ہے "باب الرُفاقا" جس میں صحابہؓ کرام کی مدحت خوائی منقبت وقصیدے کی صورت میں کی گئی ہے۔اختتامیہ باب ہے " باب الاُولیاءؒ" جس میں اولیاء اللہ کے کشف و کرامات کے تذکروں کو اشعار کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مدحتِ یزداں سے لے کر اللہ تعالیٰ کے کسی ولی تک کی جارہی ہو لکھنے والے کا ایک جامع مقصد ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں اُس کی محبت پہلے سے زیادہ بڑھا سکے۔مثال کے طور پر اگر مدح خواں حمد لکھ رہا ہوتا ہے تو وہ یہی چاہ رہا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے تو میں جس کے لیے لکھ رہا ہوں اس کی بارگاہ میں قبول ہو جائے یعنی جس کی میں مدحت کرنے لگا ہوں یہ جو الفاظ میں نے کسی کی تعریف میں اپنے منہ سے ادا کیے ہیں یہ الفاظ وہ قبول کر لیں اور دوسرا ہر مدح خواں یہی چاہ رہا ہوتا ہے کہ اسے جو کوئی بھی پڑھے وہ پھر جس ہستی کی مدحت پڑھ رہا ہے اسے اس سے محبت و لگاؤ پہلے سے زیادہ ہو جائے۔اس مجموعہ کو لکھتے وقت میرا بھی فقط یہی مقصد رہا ہے کہ باب الیزداں سے لے کر باب الاولیاءؒ تک جس ہستی کی بھی مدحت پڑھی جائے تو پھر پڑھنے والے کے دل میں اُس ہستی کی محبت اور اُس ہستی سے لگاؤ پہلے سے زیادہ ہو جائے۔زیرِ ذکر مجموعہ کو لکھتے وقت میری فقط یہی کوشش رہی ہے کہ عرفی ہستیوں کی شان ہی بیان ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے سے گستاخانہ اور بے ادب الفاظ سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے(آمین)۔بقولِ غالب

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

مدح خوانِ مصطفیٰ ﷺ
محمد شہاب

بابُ الیزدان

(حمدِ باری تعالیٰ)

پروردگار ہر جگہ تیری ہی رعنائی ہے
ہو سُو تیری ذات ہی نظر آئی ہے

تیرے دستِ قدرت سے بنے دو جہاں
عرش و فرش تیرا ہی ثنائی ہے

عین مقصد پہ ہے وہ شخص جو
تجھے جانتا ہے تیرا شناسائی ہے

ہر ایک ذرے سے تیری حکمت جھلکے
ہر ایک پتھر نے تیری حمد سنائی ہے

ملکیت کا جہاں سارا تیری ملکیت ہے
توں خدا ِ واحد تیری ہی خدائی ہے

اپنی عبادت میں معراج کرا دیتا ہے
ذکرِ غفور ہی ہر دل کی دوائی ہے

کثرت سے میسر آنکھ کو تیرے جلوے
سد شُکر مولا! شہاب تیرا شیدائی ہے

یاخدا مجھ پہ کرم کی نگاہ ضروری ہے
ہر جگہ ہر گھڑی تیری عطاء ضروری ہے

یوں تو بھٹک جاؤں گر اکیلا چل دیا
دیارِ عشق میں تیرا آسرا ضروری ہے

توں ہے واحد و ستار و مالک و الملک
زباں کو کلمہِ حق کی صدا ضروری ہے

میں نے چاہت میں جو مانگا بے ضرر ہے
توں نے حکمت میں جو دیا ضروری ہے

ذکرِ معبود بندے کو ہر وقت میں
اِک نہیں دو نہیں ہر دفعہ ضروری ہے

تجھ تک پہنچنے کا ایک کُلیہ ملا
مصطفیٰؐ سے ہونا آشناء ضروری ہے

چھوڑ شہاب بس اب اپنی ضرورتیں
حُبِ نبیؐ و حُبِ خدا ضروری ہے

یہ تجسس ہے کہ تیری ذات خالقِ کُل ہے
ہر کوئی نامکمل ہے مگر توں مکمل ہے

میری ذات کا مقصد ہے تیری ذات کا فقر
وہ تیرے حوالے کیا آج ہے کیا کل ہے

ہوتا ہے وہی جو تیری ذات کو راضی ہے
مجھ سے نکمے کا کیا اس میں خلل ہے

میں عاجز ہوں میرا کام ہے عاجزی کرنا
توں ہے آشناء اُس سے جو میرا عمل ہے

اعلیٰ توں اتنا کہ محمدؐ کا بھی خالق ہے
افضل ہے اتنا کہ توں خالقِ نمل ہے

توں کیسا ہے کہاں ہے نہ دیکھا تجھے
پر زینتِ کائنات سب تیری شکل ہے

ہر شخص چل دیا تیرے کرم کی جانب
ہے شہاب بھی انہی میں اور روزِ ازل ہے

اے خدا لم یذل اے اللہ ھو صمد
کر دو میری مدد کر دو میری مدد

پختہ نہیں ، عارضی ہے تختِ دنیا
پر دو جہاں میں تیری ملکت مستند

حُبِ احد و احمدؐ ہے لازم و ملزوم
جسے احد پسند اسے پسند ہے احمدؐ

پُر نما ہو رہی ہر جگہ تیری طاقت
ابابیل سے مدد تو کہیں تیرا اسد

ہر ایک ذرہ و قطرہ تیرا محتاج ہے
شمس و قمر اور تارے ہیں تیری سند

بے پناہ عظمتوں بے پناہ رفعتوں
بے پناہ حکمتوں کا ہے پیکر احد

شہاب کسی اور سے مدد کیوں مانگے
توں ہی میرا خدا تجھ سے مانگوں مدد

جو ہر رُت میں ہر سماں میں ہے
جو مکان و لامکاں میں ہے وہی خدا ہے

توریت میں ہے زبور و انجیل میں ہے
اور جو قرآں میں ہے وہی خدا ہے

مکانِ دل چھوڑ کر نہ ڈھونڈ کعبے میں
جو اسی مکاں میں ہے وہی خدا ہے

جو برستی بارش میں تیرے در آیا ہے
جو شکلِ مہماں میں ہے وہی خدا ہے

اِک خدا ہے ہر گھڑی میں ہر جگہ
نا کہ بس آسماں میں ہے وہی خدا ہے

خالق و مالک و رازق و قادر ہے
جو صورتِ صاحباں میں ہے وہی خدا ہے

اقرارِ خدا اِک یقیں کا نام ہے شہاب
جو ایمانِ انساں میں ہے وہی خدا ہے

کیسے کروں بیاں تیرا شُکر اور تعریف
میں تیری حمد کرنے کے قابل نہیں ہوں

تیرے اسمِ گرامی کی وضاحت کروں مولا
میں اتنی فصیح بلاغت کے حامل نہیں ہوں

پھر بھی توں عطاء کر رہا ہے کہ میں
در سے مائل ہوں کہ مائل نہیں ہوں

تیری حکمت تیری دانشمندی سمجھ پاؤں
تیری قسم تیری قسم اتنا عاقل نہیں ہوں

جتنا میرے دامن میں کرم ہے تیرا
اُس مساوات کا میں عامل نہیں ہوں

قلم جانے توں جانے اور یہ حمد یہ جانے
کہ میں قلم اٹھانے سے قائل نہیں ہوں

شہاب جو بھی مانگے، تیرے دستِ قدرت سے
اے غفور! میں کسی اور کا سائل نہیں ہوں

اے رحیم کریم خدا سب جلوے تمہارے ہیں
توں ہی معبود ان کا یہ جو سجدے ہمارے ہیں

گناہوں کے جُھرمٹ میں ہے جو عزت ہماری
اے ستار العیوب اللہ سب پردے تمہارے ہیں

تیری مرضی بغیر یہ بندے سانس نہیں لیتے
جو فخر کرتے ہیں حقیقتاً کتنے بے چارے ہیں

بے طلب نوازتا ہے العلیُ العظیم جو ہوا
رزق و جان و مال سب تحفے تمہارے ہیں

اول و آخر تیری حمد و ثناء ہی ہے رافع
تیری تسبیح پڑھ رہے حجر و شجر سارے ہیں

مندر گِرا اب مسجد کو لوٹ کافر
لاشریک ہی قوی ہے، یہ بُت لاچارے ہیں

شہاب خوب تقسیم ہے مصور کے قلم کی
کتنا حسین چاند ہے دیکھو کیسے تارے ہیں

خالقِ جہاں یا خدا
مالکِ عرفیٰ شان یا خدا

زمین و آسمان پر سنو
آ رہی ہے آذان یا خدا

مصطفیٰؐ کو دیکھ کر عُمرؓ
کہ رہا ہے سبحان یا خدا

کربلا میں عشق نیزے پر
پڑھ رہا ہے قرآن یا خدا

محبوبِ خدا کے رفیق ہیں
صدیقؓ و عثمانؓ ، یا خدا

احترام کرے گا زاہراؑ کا
حشر کا میدان یا خدا

شہاب کا ایمان ہے باقسم
قادر و رحمان یا خدا

دل مشکلوں سے یہی کہ رہا ہے میرا خدا ہے
جو مجھے سُن اور دیکھ رہا ہے میرا خدا ہے

میں کیوں گھبراؤں کسی آفت کسی بھی مصیبت میں
میرا حاجت روا میرا مشکل کشاء ہے میرا خدا ہے

جدھر بھی جاؤں اکیلا کیوں پاؤں خود کو زمانے میں
جو میرے ساتھ ہے اور ہر جگہ ہے میرا خدا ہے

جہاں سے بھی پکاروں اس کی سماعت سن لیتی ہے
جو میری قبول کرتا ہر دعا ہے میرا خدا ہے

بھٹکے ہوئے بے کس، غم کے مارے لوگوں کا
جو ہم نوا ہے ، جو آسرا ہے میرا خدا ہے

ہر دم ذرہ ذرہ جس کی ثناء میں مشغول ہے
پتہ پتہ جس کا حمد خواں ہے میرا خدا ہے

محد سے لے کر لحد تک شہاب کا لوگوں
بس یہی ایک ہی مدعا ہے، میرا خدا ہے

سجی ہے ہر جہاں میں تیری حکمرانی
فلک کی آب و تاب توں ہی ہے

گناہوں کے جو دھبے ہیں ہر چہرے پر
اِن پہ دیتا نقاب توں ہی ہے

کیا تصویر بنائی ہے تصویرِ محمد ﷺ
صورت گر لاجواب توں ہی ہے

سورج تو ہے جگ کو چمکانے کے لیے
میرے دل کا آفتاب توں ہی ہے

اجر کے واسطے توں ہی مل جا
میرا ایمان و احتساب توں ہی ہے

وسیلہ بنا دماغ سے دل تک آنے کا
کہ مسبُ السباب توں ہی ہے

تیرا بندہِ بے کس شہاب بے قرار ہے
مولا دافعِ اضطراب توں ہی ہے

دوسرا باب

بابُ الطٰحہؐ

(نذرانہِ درود و سلام)

تعویلِ ارکانِ اسلام پہ درود و سلام
قائدِ فوجِ اسلام پہ درود و سلام
دافعِ جیوشِ اصنام پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

جگر گوشہِ کانِ کرم پہ درود و سلام
دستگیرِ درمندگانِ اُمم پہ درود و سلام
صفائے سہیہِ نیرِ اعظم پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

امامِ جماعتِ انبیاء پہ درود و سلام
قبلہِ اصحابِ صدق و صفا پہ درود و سلام
کعبہِ اربابِ حلم و حیا پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

ماحیِ کفر و بدعت پہ درود و سلام
فاتحِ مغلقاتِ حقیقت پہ درود و سلام
تراوشِ شبنمِ رحمت پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

فروغِ نخلستانِ ناسُوت پہ درود و سلام
فارسِ میدانِ جبروت پہ درود و سلام
شہسوارِ مِضمارِ لاہوت پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

شگوفہِ شجرہِ محبوبیت پہ درود و سلام
ثمرہِ سدرہِ مقبولیت پہ درود و سلام
جلوہِ انوارِ ہدایت پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

انسانِ عینِ وجود پہ درود و سلام
دلیلِ کعبہِ مقصود پہ درود و سلام
مقبولِ ربِ ودود پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

کاشفِ بدائِعِ افکار پہ درود و سلام
زیبِ مجالسِ ابرار پہ درود و سلام
نورِ عیونِ اخیار پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

وارثِ علومِ اولین پہ درود و سلام
مورثِ کمالاتِ آخرین پہ درود و سلام
حُجتِ حقُ الیقین پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہوجائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

تفسیرِ قرآنِ مبین پہ درود و سلام
تصحیحِ علومِ متقدمین پہ درود و سلام
سندِ انبیاء و مُرسلین پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہوجائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

عزیزِ مصرِ احسان پہ درود و سلام
فخرِ یوسفِ کنعان پہ درود و سلام
قرہِ دیدہِ نرگستان پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہوجائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

اعتدالِ میزانِ عدالت پہ درود و سلام
سطحِ خطوطِ استقامت پہ درود و سلام
حاویِ سطوحِ کرامت پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہوجائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

طبیبِ بیمارانِ ضلالت پہ درود و سلام
نباضِ محمومانِ شقاوت پہ درود و سلام
جوارشِ مریضانِ محبت پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

معجونِ ضعیفانِ امت پہ درود و سلام
مقدمہِ قیاسِ معرفت پہ درود و سلام
مہمدِ قواعدِ محبت پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

مدرکِ نتائجِ محسوسات پہ درود و سلام
مہبطِ اسرارِ مجردات پہ درود و سلام
ترغیبِ اہلِ سادات پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

کفایتِ حوائجِ خلقت پہ درود و سلام
شیرازہِ مجموعہِ فصاحت پہ درود و سلام
بہجتِ حدائقِ بلاغت پہ درود و سلام
مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

سراجِ وہاجِ ہدایت پہ درود و سلام
نسخۂ کیمیائے سعادت پہ درود و سلام
تکمیلِ دلائلِ نبوت پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطۂ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

کوثرِ عرصۂ قیامت پہ درود و سلام
سلسبیلِ باغِ جنت پہ درود و سلام
آبِ حیاتِ رحمت پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطۂ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

ساحلِ نجاتِ اُمت پہ درود و سلام
شناورِ قلزمِ ملاحت پہ درود و سلام
آبیارِ جُوئے لطافت پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطۂ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

خلاصۂ مآربِ سالکین پہ درود و سلام
انتہاءِ مِنہاجِ عارفین پہ درود و سلام
شرفِ ائمۂ دین پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطۂ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

تنزیہہِ شریعتِ متین پہ درود و سلام
حاویِ علومِ سابقین پہ درود و سلام
قانونِ شفاءِ لاحقین پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

صراحِ برہانِ قاطع پہ درود و سلام
نقایہِ دلیلِ ساطع پہ درود و سلام
نورِ انوارِ مطالع پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

ملتقیِ بحرِ فضائل پہ درود و سلام
دُرِ تاجِ افاضل پہ درود و سلام
خاتمِ صحفِ ملل پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

عقلِ اولِ سلسلہِ عقول پہ درود و سلام
مبدءِ ضوابطِ فروع و اصول پہ درود و سلام
رابطہِ علت و معلول پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

سراجِ شعبِ ایمان پہ درود و سلام
برزخِ وجوب و امکان پہ درود و سلام
قاموسِ محیطِ اتقان پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

روحِ رائحہِ روحِ ریاحین پہ درود و سلام
نخل بندِ بہارِ نوآئین پہ درود و سلام
رنگ آمیز لالہِ زارِ رنگین پہ درود وسلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

مقومِ نوعِ انساں پہ درود و سلام
ربیعِ فصلِ دوراں پہ درود و سلام
زیبِ نجمِ گلستاں پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

تربیعِ ماہتابِ درخشاں پہ درود و سلام
مرکزِ دائرہِ زمین و آسماں پہ درود و سلام
محیطِ کرہِ فعلیت و امکاں پہ درود و سلام

مصطفیٰؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطہِ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

یاقوتِ نسخۂ امکان پہ درود و سلام
روحِ روانِ عقیق و مرجان پہ درود و سلام
گوہرِ محیطِ احسان پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطۂ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

نقشِ فصوصِ حکمیہ پہ درود و سلام
منتخب جواہرِ مضیہ پہ درود و سلام
خزانۂ زواہرِ ازلیہ پہ درود و سلام

مصطفیؐ پہ درود بھیجنا میرا معمول ہو جائے
واسطۂ آلِ عباؑ یہ سلام قبول ہو جائے

(نعتِ رسولِ پاکؐ)

اے چاند آمنہؑ کے یہ چاند تیرا شیدائی ہے
تیرے جلوؤں میں ہی رچی ساری خدائی ہے

ہوا کمال حلیمہؑ کی گود میں آگئے محمدؐ
نبیؐ کو کِھلا کر عرفیٰ شان پائی ہے

ہیں بوریا نشیں مگر رتبہ تو دیکھو انکاؐ
رب نے کائنات انؐ کی ہی خاطر بنائی ہے

مقصود ہو اگر دیکھنا رُخِ انور، تو دیکھ لینا
والضحیٰ کی تفسیر والیل کی چادر میں چھپائی ہے

جانِ جاں مولا محمدؐ کے چرچے ہیں ہر طرف
مکاں ولامکاں میں آقاؐ کی مدحت خوائی ہے

اپنوں سے پیار غیروں سے بھی ہمدردی ہے
ہر اِک کی مرہم ہر اِک کی دوائی ہے

شہاب دلِ زار کو دلاؤں تسلیاں کہ آقاؐ نے
جب کہ دیا منگتا تو پھر پریت نبھائی ہے

بزمِ جہان و محشر سجاتا ہے کملی والاﷺ
بے کسوں کی بگڑی بناتا ہے کملی والاﷺ

بن گئے وہ جہاں میں صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ
اِک بار جن کو اپنا بناتا ہے کملی والاﷺ

چلتی نہیں مرضی کسی صاحبِ زر کی
حاضری کے لیے خود بلاتا ہے کملی والاﷺ

صورتِ مقتدی کھڑے ہیں کُل انبیاء
اقصیٰ میں جب امامت کراتا ہے کملی والاﷺ

جتنی بھی ہو رکاوٹ راہِ مصطفیﷺ میں
پیغام حق کا پھر بھی سناتا ہے کملی والاﷺ

ایسے نہیں کٹا رہا حسینؑ اپنی گردن
دیدار سجدہ گاہ میں کراتا ہے کملی والاﷺ

ویسے تو لحد میری تاریک ہے شہاب
پر دیکھوں اگر نسبت تو نظر آتا ہے کملی والاﷺ

حالِ دل سنائیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر
جب ہم جائیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر

صدیقِ اکبرؓ و فاروقِ اعظمؓ سے اپنی
سفارشَ کرائیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر

ایک بار جو گیا پھر یہ کہتا رہا
بار بار جائیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر

دید گُنبد پر دل میں تذکرہ ان کا
ایسے بیٹھ جائیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر

شہرِ دل میں ہے اعلان دل والوں کا
دل کو ہم لگائیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر

آنکھ تو چمٹ گئی مصطفیٰ ؐ کے روضے سے
آنکھ چھوڑ آئیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر

بھول جائیں گے سارے غمِ حیات شہاب
درد کو مٹائیں گے مصطفیٰ ؐ کے روضے پر

مدحتِ خیرالانامؐ ہی ہے ثناء غلاموں کی
یہی وِرد ہے بس یہی صدا غلاموں کی

پھر آقاؐ کا ذوقِ دعا کس قدر ہو گا
پار لے جاتی ہے جب دعا غلاموں کی

جب آپؐ ہوں سامنے بھلا کیسے ہو سکے
رکعتِ عشق ایک بھی قضاء غلاموں کی

انہیںؐ دیکھنے کو آنا انہیںؐ دیکھنے کو جانا
اِک ابتداء ہے اور اِک انتہاء غلاموں کی

پہلوں میں سُلا کر ثابت کر دیا ہے
آقاؐ فراموش نہیں کرتے وفا غلاموں کی

قیامت کے روز ہے اِک عجب سا منظر
کملی سے کر رہے ہیں رِدا غلاموں کی

ہو غلامی نصیب اُنؐ کے غلاموں کی شہاب
نہیں زیادہ بس مختصر سی منشاء غلاموں کی

کُھل گیا مجھ پہ رحمت کا باب اچھا ہے
چُن لی نبیؐ کی نعت یہ انتخاب اچھا ہے

قائم ہے جس سے عرش و فرش کی رونق
وہ نوری نوری حضورؐ کا چہرۂ آفتاب اچھا ہے

ڈھونڈ لی ہے میں نے رنج و غم کی دوا
باادب بادب میرا چارۂ اضطراب اچھا ہے

بے حساب دے رہے ہیں چھوڑو حساب تم بھی
کیا بے حساب دینے والوں سے حساب اچھا ہے؟

اچھا نہیں ہے وہ جو بچا کے رکھ دیا
لُٹا دیا جو ان پہ وہ مال و اسباب اچھا ہے

ایسا یہ منہ کہاں کہ اسے منہ لگاتا کوئی
پڑ گیا اِس منہ پر جو نقاب، اچھا ہے

جب سے ہونٹوں پہ نعتِ نبیؐ رکھ دی شہاب
بہتر ہے یہ مریض اب یہ بے تاب، اچھا ہے

آقاؐ حُسن والے آئے آقاؐ نور والے آئے
میرا دل سنور گیا میری بات بن گئی

میرا خالی قاسہ بھر دیا صلِّ علیٰ نے
اس ذکر کے وسیلے میری خیرات بن گئی

رُخِ مصطفیؐ نے کر دیا ہر طرف اجالا
زلفوں کو جب سنوارا تو رات بن گئی

یثرب میں بیٹھ کر تصویرِ محمدؐ کو میں
تصور میں لا رہا تھا کہ جذبات بن گئی

وہی روح تو کٹاتی ہے جسم کو اپنے
ناموسِ نبیؐ جس کی کُلِ حاجات بن گئی

قرآن میں پڑھ رہا تھا مصطفیؐ کی باتیں
باتیں جو اُنؐ کی تھیں تو نعت بن گئی

شہاب میلاد والوں کو نوید یہ سنا دو
محفل میں مہماں محمدؐ کی ذات بن گئی

مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی چاہت ہے عروج پر
دل کرتا ہے آج نعت سنائی جائے

اہلِ قلب اپنے احوال بُلا کر پھر
صورتِ ذوق میں اِک بزم سجائی جائے

بہت بگڑی ہے بات اب رہنے دو
اب کرم ہوا ہے اب بات بنائی جائے

میں دید کو بزم میں آیا ہوں
نا صبر آزمائیں اب دید کرائی جائے

اُس چشمِ کرم سے التجا ہے میری
میزان تک اب چشم نا ہٹائی جائے

اُسی بزم کو جاؤں کہ جس میں
انکا ﷺ ذکر ہو انکی ﷺ بات بتائی جائے

شہاب میری یہ تمناء پوری ہو جائے
حالتِ مدحت میں میری روح اڑائی جائے

ہو جائے مجھ پر احسان مدینے والےؐ کا
گر میں ہو جاؤں مہمان مدینے والےؐ کا

عتیقؓ و فاروقِ اعظمؓ بھی انہی کے
ذولنورینؓ و شیرِ یزدانؓ مدینے والےؐ کا

قرآن گواہ ہے اِس بات پہ لوگوں
فرمانِ خدا ہے فرمان مدینے والےؐ کا

مَنْ کُنتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ
غدیرِ خُم میں ہے اعلان مدینے والےؐ کا

اس گوشۂ دل میں سانس کی طرح
رہتا ہے ہر پل دھیان مدینے والےؐ کا

ملتا ہے ہمیں بنتِ نبیؐ کی تطہیر کا صدقہ
اس قدر محترم ہے عرفان مدینے والےؐ کا

شہاب مجھے رشک ہے روح الامین پر
میسر ہے انہیں ہونا دربان مدینے والےؐ کا

تُوؐ ہے پیکر خدا کے انوار کا
ہر بشر ہے منتظر تیرے دیدار کا

میں گنہگار ، عاجز ، سوالی سا بندہ
چاہتا ہوں کرم خود پہ سرکارؐ کا

تُوؐ ہے شاہِ دو عالمؐ و سرتاجِ معراجؐ
ہے خبر تجھ کو رستہ اُس پار کا

تیری رونق سے روشن ہیں دونوں جہاں
تُوؐ ہے مظہر رب کے انوار کا

اُس مالک کا محبوب ہے تُو محمد ﷺ
جو مالک ہے ہر ہاں اور انکار کا

ہو مجھ کو نصیب تیرے در کی نسبت
کون طالب ہو فانی سے بازار کا

تیری جلوہ گری کا طلب گار ہوں
ہو شہاب پہ نظرِ کرم سرکارؐ کا

کوئی جوڑ ہی نہیں اُس ماہتابؐ کا
کوئی جواب نہیں ہے اُس صورتِ لاجواب کا

غیر ممکن ہے اُنؐ سا دوسرا ہونا
نہیں موجود کوئی ثانی رسالت مآبؐ کا

کوثر کا حوض دیکھ لو یا نہرِ فُرات
چرچا ہے ہر جگہ اُسی آبشار کے آب کا

قرآن کے عین مطابق ہے سیرتِ رسولؐ
ایک ہی مدعا ہے اِنؐ کا کتاب کا

اِنؐ کے عدو کا نتیجہ زار و پریشانی ہے
اِنؐ کی غلامی ہے رستہ بشرِ کامیاب کا

خوب واقف ہیں آپؐ احوالِ اُمت سے
معلوم ہے انہیں حال ہر بانقاب کا

شہاب کو بھی حضورؐ، خدارا باریاب کردیں
کوئی تو حل نکالیں اِس پیچ و تاب کا

جستجوِ محمدؐ کو دامن میں لیے
یاالٰہی میں اشکبار پھر رہا ہوں

بوئے دنیا کہیں گمراہ نہ کردے
اِسی ڈر سے میں فرار پھر رہا ہوں

اِسی مرض میں مر ہی نہ جاؤں
جس مرض کا میں بیمار پھر رہا ہوں

جس آقاؐ نے میرے درد مٹانے ہیں
اُسی راحمؐ کا طلبگار پھر رہا ہوں

میں کس کو سناؤں غم کی بات
انجان سا اِک بازار پھر رہا ہوں

خوشبوئے مدینہ نہیں ہے اِن میں
جتنے بھی در و دیوار پھر رہا ہوں

شہاب کو وہ خواب ہی دکھا دیں
جہاں رحمت سے ہمکنار پھر رہا ہوں

شان میرے آقاؐ کی میرا قلم کیا جانے
شانِ آقاؐ تو بس میرا خدا جانتا ہے

اُنؐ کا رتبہ کوئی ترازو بھلا کیسے تولے
اُنؐ کا رتبہ تو بس میرا خدا جانتا ہے

نور ہیں اور نوری اِنؐ کے بچے ہیں
اِنؐ کا شجرہ تو بس میرا خدا جانتا ہے

دو جہاں میں کہاں کہاں موجود ہے
اِنؐ کا صدقہ تو بس میرا خدا جانتا ہے

فقر میں کتنے دور جا نکلتے ہیں
اِنؐ کا تقویٰ تو بس میرا خدا جانتا ہے

محمدؐ و ابوبکرؓ کا شفقت بھرا تعلق
اِن کا ناتا تو بس میرا خدا جانتا ہے

شُمارِ مُحبانِ نبیؐ شہاب کے بس سے باہر
اِن کا زمرہ تو بس میرا خدا جانتا ہے

اُس گُل سے دوستی ہے وہ خار ہمیں پیارا
محمدؐ کی نگری وہ شہر و بازار ہمیں پیارا

ہمیں عزیز ہیں دل و جان سے بس محمدؐ
نہیں اُن سے بڑھ کر اپنا گھر بار ہمیں پیارا

ہمارے لیے یہ آنکھیں غنیمت ہیں بہت
کرنا ہے اِن سے جو وہ دیدار ہمیں پیارا

احمدِ مختیارؐ کے سبھی رفیق ہیں پیارے
عثمانؓ و علیؓ، عمرؓ اور یارِ غار ہمیں پیارا

درِ خیر سے دور ہو کر کہاں نیند ہمیں پیاری
یادِ نبیؐ میں ہر وقت رہنا بیدار ہمیں پیارا

اِن کے نقشِ قدم سے عشقِ حضورؐ سیکھا ہے
سعدیؒ و رومیؒ و بیدلؒ کا کردار ہمیں پیارا

اِس محفل کی رونق ہے انہیؐ کے دم سے
شہاب مدینے کا لطفِ لیل و نہار ہمیں پیارا

آقاؐ آپ کے سوا نہیں ہے ہمارا گزارا کوئی
دو جگ میں نہیں ہے اور ایسا سہارا کوئی

لاثانی تھے میرے آقاؐ لاثانی ہیں میرے آقاؐ
نہ ہو گا نہ ہے باقسم آپؐ سا دوبارہ کوئی

لہر میں ڈوب جاؤں گا لہر ہے آفتوں کی
آقاؐ دیں کنارہ کہ نہیں ہے اور کنارہ کوئی

نہیں زیب دیتا شانِ خدا کو ، قسمِ شانِ محمدؐ
رہ جائے کہیں آپؐ کا منگتا بے سہارہ کوئی

اُنؐ کی نعلین اٹھانی ہے تو آنکھوں پہ اٹھاؤں
سر کی حیثیت نہیں ہے کیسے سر کرے گوارا کوئی

محمدؐ و فاطمہؑ اور علیؑ و حسنینؑ خوب ہیں
نہیں ہے تا حشر آلِ مصطفیؐ سا گوشوارا کوئی

ڈھونڈ لاؤ کہیں سے عشقِ جامیؒ و رومیؒ کو شہاب
ہے آقاؐ پہ لٹا دے جو دل سارا کوئی

تیرا نور بانٹتا ہے ہر نور کو جان
تیری ذات پہ منحصر سارا دارومدار ہے

آؤ مرادیں اپنی اِک در سے پا لو
مدینے کے شہر میں محمدؐ کا دربار ہے

عطاء نواز سب کو عطاء کر رہے ہیں
بفضلِ حق عطاء کرنا انکاؐ اقتدار ہے

کر گیا جو مصطفیؐ سے والہانہ محبت
در حقیقت وہی تو جنت کا حقدار ہے

یہ تجلیاں جتنی دکھائی دیتی ہیں
اِن میں شامل محبوبِ خدا کا انوار ہے

آپؐ تشریف لائے اندھیرے ختم ہو گئے
آپؐ کی بدولت ہدایت کا رستہ ہموار ہے

شہاب پہ بھی کرم ہو میرے آقاؐ
کرم کا بھکاری اِک بندہِ بے کار ہے

اپنے عروج پہ میرے مقدر کا ستارا ہے
مجھ کو تحفے میں لکھنے کو نعت ملی ہے

میرے دامن میں سمانے سے زیادہ ہے
شاہِ ابرارؐ کے در سے جو خیرات ملی ہے

میں نے اِک محفل سجائی ہے نور کی
اسی واسطے فضا میں نور کی برسات ملی ہے

ہے یہ ایماں کہ شاہِ ابرارؐ کے تصدق سے
شبِ قدر ملی ہے اور شبِ براءت ملی ہے

چوم کر سینے سے لگاؤں بخاری و مسلم کو
کہ مجھے اس میں نبیؐ کی بات ملی ہے

جس کو بھی ملی طلب سے زیادہ ملی
یہ وہ در نہیں جہاں حسبِ توقعات ملی ہے

شہاب جس نے باندھا عزم سرکارؐ کی گدائی کا
سارے شاہوں سے اونچی اس کی اوقات ملی ہے

جانبِ کعبہ رو رو کر صدائیں کروں
مجھ کو کعبے کا کعبہ دِکھا دیں

التجا کو سنیں میری صدا کو سنیں
یاخدا یاخدا مدینہ دِکھا دیں

چوم لوں ذرہ ذرہ یثرب کا
مجھ کو صفہ کا مجمہ دکھا دیں

فاطمہؑ و حسنؑ کی تربیتیں دِکھ جائیں
پاک قبروں کا پاک کتبہ دِکھا دیں

تاحشر آنکھوں میں چھپائے رکھوں گا
بس وہ منظر اِک دفعہ دِکھا دیں

سبز گُنبد والے نبیؐ دعاگو ہوں
مجھ کو اپنا پیارا روضہ دِکھا دیں

یانبیؐ کرم کی خیرات دے دیں
شہاب کو شفاعت کا لمحہ دِکھا دیں

خود خدا ذاتِ نبیؐ پہ بھیجتا درود ہے
میرا بھی ہو آپ کو سلام یا محمد ﷺ

تیری بولی میں عرش کا خدا بولتا ہے
ہے خدا کا کلام تیرا کلام یا محمد ﷺ

ہر نبی کے لیے ہر اُمتی کے لیے
آپؐ سب کے لیے ہیں انعام یا محمدؐ

سیدہ عائشہؓ کا وہ حجرہ مبارک ہے
کر رہے ہیں جہاں پر آرام یا محمدؐ

اِک نظر اِس طرف بھی ہو میرے آقاؐ
نِدا کر رہا ہے آپ کا غلام، یا محمد ﷺ

مخدوم و مُربی اور دوجہاں کے والی
سارے نبیوں کے ہیں آپ امام یا محمدؐ

ایک ہی نام ہو شہاب کے لب پر
ہر صبح یا محمدؐ، ہر شام یا محمد ﷺ

بڑی شان والا ہے نبیؐ کا گھرانہ
اِس گھر کا نوکر ہے سارا زمانہ

بہلولؒ اور ابدالؒ اِس گھر کے منگتے
ہر ایک ولی کے ہے لب پہ ترانہ

صدیقؓ اِس گھر کا کرتا ادب ہے
محمدؐ و صدیقؓ کا ہے دلکش یارانہ

اِس گھر میں ہے ساری تطہیر و توقیر
اِس گھر کا رتبہ ہے جگ سے یگانہ

اِس گھر کے ہیں احسان سب پر
اِس سے ہے روشن دین کا پروانہ

اِس گھر پہ پڑھتا درود و سلام ہے
ہر اِک بشر اور ہر اِک زمانہ

اِس گھر کے صدقے سے ہی خدا
گنہگار بخش دیتا ہے کتنے روزانہ

کتنا بلند رتبہ ہے آقا محمدؐ کا
کتنی حسین ذات ہے آقا محمدؐ کی

وہ عرش ہو یا چاہے فرش ہو
ہر جگہ بات ہے آقا محمدؐ کی

چاند ٹوٹنا، سورج پلٹنا، شجر کا چلنا
یہ سب برکات ہے آقا محمدؐ کی

نعت میں حمد ہے خدا تعالیٰ کی
حمد میں نعت ہے آقا محمدؐ کی

جس رات کو سیر عرش کی ہوئی
معراج کی رات ہے آقا محمدؐ کی

لاکھوں کروں شُکر کہ میرے ہونٹوں پر
ہر وقت نعت ہے آقا محمدؐ کی

جتنا بھی لنگر ہے میرے دامن میں
شہاب سب خیرات ہے آقا محمدؐ کی

آپؐ چاہیں تو بن جاتی ہیں بگڑیاں
آپؐ ٹھکرا دیں تو کوئی در نہیں بچتا

رُخِ مصطفیٰؐ دیکھ لے تو پھر
شرما کہ یہ قمر نہیں بچتا

نعرہِ لبیک پہ ضمیر آدمی کا
چُپ رہتا ہے اگر، نہیں بچتا

آقاؐ وقتِ نزع میں تشریف لے آنا
جب کہے طبیب یہ بشر نہیں بچتا

گُنبدِ خضریٰ کی اِن ہواؤں سے
خوشی رہتی ہے غم مگر نہیں بچتا

حسینیوں کو حسینؑ یہی فرماتے ہیں
دین بچنا چاہیے چاہے سر نہیں بچتا

جب دل ہی پہنچ جائے شہر مدینہ
شہاب پھر یہ رسمی سفر نہیں بچتا

دل میں اِک لہر اُٹھی ہے ابھی ابھی
لگتا ہے کہ سرکارؐ آئیں ہیں ابھی ابھی

لب چوم رہے ہیں میٹھا نامِ محمدؐ
یہ نام کان سُن پائیں ہیں ابھی ابھی

ناتوانا پڑا تھا ، بے جان دیکھو تو
وہ جاں میں جاں لائے ہیں ابھی ابھی

اب نہ پوچھو دل سے کیفیتِ دل
میرے دل میں آقاؐ سمائے ہیں ابھی ابھی

نور بن کر میری قبر میں شفاعت کو
میرے آقاؐ خوب آئیں ہیں ابھی ابھی

اب کرم وسیع میرے لیے دو جہاں میں
خود آئیں ہیں کرم لائیں ہیں ابھی ابھی

خوشبو آرہی تھی نکیروں نے پوچھ لیا شہاب
کیا وہ آئیں ہیں؟ جی آئیں ہیں ابھی ابھی

بہت محترم ہے میرا سفینہ ہر سفینے میں
جُڑ گئی جب سے میری تار مدینے میں

اور کہیں یہ پل بھر بھی نہیں لگتا
دل لگتا ہے بس لگا تار مدینے میں

اُن آنکھوں کو بڑے ناز سے رکھا جائے
رہ کے آئیں جو اِک بار مدینے میں

قلبِ حزیں نہیں دینا دولتِ دنیا کو
اس کا تو ہے بس خریدار مدینے میں

شبِ برات شبِ معراج یہی مانگا ہے
جانا ہے ہمیں سد بار مدینے میں

اے کاش! میں مدینے جاؤں کہ سنا ہے
بے قرار کو ملتا ہے قرار مدینے میں

شہاب اُس وقت کرم کی حد ہو جائے
دِکھ جائیں مدینے کے مختار مدینے میں

آدمؑ جو تیری ذات کے واسطے دے
اس سے ہوتا ہے اقرار آپؐ پہلے سے تھے

اللہ نے تیرا ذکر کیا دونوں جہاں میں
کہتا ہے رنگِ گلزار آپؐ پہلے سے تھے

یہ کُن فیکون تو بعد کی بات ہے
پہلے سے ہے اظہار آپؐ پہلے سے تھے

کائنات تو تیرے صدقے سے بنی ہے
دو جہاں کے مختار آپؐ پہلے سے تھے

ہمیں سیدھی گزر پہ چلایا ہے آپؐ نے
ہمارے رہبر و مددگار آپؐ پہلے سے تھے

دین کی بقا پہ جتنی بھی ہوئیں
ہر جنگ کے سالار آپؐ پہلے سے تھے

میں جس سمت بھی جاؤں آپؐ کا کرم ہے
شہاب کے آقا و سرکار آپؐ پہلے سے تھے

یہ دنیا بسی ہے انہیؐ کے واسطے
ساری محفل سجی ہے انہیؐ کے واسطے

آپؐ نہ ہوتے تو میں کہاں ہوتا
سانس میری چلی ہے انہیؐ کے واسطے

اُنؐ کے ہونے سے آباد ہے یہ چمن
ہر ایک پتی کھِلی ہے انہیؐ کے واسطے

اُنؐ کی نیندیں پیاری ہیں علیؑ کو
عصر وارتا علیؑ ہے انہیؐ کے واسطے

باخدا خُلد میں خُلد والوں کو
نعمتِ کوثر مِلی ہے انہیؐ کے واسطے

یہ جو پھرتے رہے لے کے بگڑیاں
سب کی بگڑی بنی ہے انہیؐ کے واسطے

میری قسمت پہ مجھے ناز ہے شہاب
میری قسمت بھلی ہے انہیؐ کے واسطے

نہیں لکھ رہا میں داد و واہ کے لیے
میری شاعری ہے فقط مصطفیؐ کے لیے

رحمت کا تاج ہے سرِ مصطفیؐ پر
برکت کا باعث ہے عرض و سماں کے لیے

پہچانی ہے اگر عرش تک اپنی حاجت
درودوں کے پر لازم ہیں دعا کے لیے

والضحیٰ والضحیٰ کی صدائیں ہیں لب پر
یہ ترانہ ہے بس رُخِ شاہؐ کے لیے

اے بشر زیادہ مانگنے سے نا جھجک
کچھ بڑی بات نہیں حاجت روا کے لیے

ذکرِ مُرسلؐ کی خاطر رکھی ہے زباں
یہ ہے حاضر وردِ صلِ علیٰ کے لیے

عطائے یزداں کہ شہاب کو چنا اُس نے
خدا و حبیبِ خدا کی ثناء کے لیے

ربِ کعبہ ربِ مصطفیٰؐ ، یا الٰہی
ہمیں بھی مدینہ دِکھا ، یا الٰہی

آؤں تیرے گھر اور یثرب
اِدھر اور اُدھر بُلا ، یا الٰہی

مضطرب ہوں جالیاں دیکھنے کو
خدارا خدارا ہے التجا ، یا الٰہی

بہت پی لیے جام بے ذائقہ
اب آبِ زم زم پلِا ، یا الٰہی

بڑھ رہا ہے وقت کے ساتھ
اب شوق کی ہے انتہا ، یا الٰہی

واسطہِ جنابِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
منظور کر میری دعا ، یا الٰہی

سفرِ آخرت سے پہلے شہاب کو
مسافرِ مکہ و مدینہ بنا ، یا الٰہی

عجب دور تھا ہر طرف جہالت کا
پُرنما ہو پھر اک نور رحمت کا

وارنا ہوتا ہے خدا پر خود کو
نہیں کام صرف دل کی زحمت کا

کہیں بُت تو کہیں آگ تھی خدا
نام تک نہ تھا کہیں شریعت کا

پھر آئے وہ آمنہؑ کے دُرِ یتیم
عیاں ہوا سلسلہ خدا کی عظمت کا

بیٹیاں دفن کی جاتی تھیں غیرت پر
طوفیلِ فاطمہؑ رواج ختم ہوا بدعت کا

ہر طرف ترانے تھے کفر و شر کے
پڑھا ترانہ خیر و حق کی مدحت کا

آج گوشہ نشیں ہے اسلام ہر جگہ
دین میں نور ہے اُنﷺ کی رفعت کا

چاند ماہِ میلاد کا نظر آگیا
پڑھ لو صلِ علیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ

آج دھرتی پہ ہاشمی قمر آگیا
پڑھ لو صلِ علیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ

ساری اُمت کا دیکھو رہبر آگیا
پڑھ لو صلِ علیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ

عاصیوں کا بن کے ثمر آگیا
پڑھ لو صلِ علیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ

ہو گئی روشنی وہ جدھر آگیا
پڑھ لو صلِ علیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ

عرشی دولہا فرش پہ نظر آگیا
پڑھ لو صلِ علیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ

امام الانبیاءؐ آمنہ کے گھر آگیا
پڑھ لو صلِ علیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ

سبھی عاشق خوشیاں منانے لگے ہیں
کہ شاہِ لولاکؐ آنے لگے ہیں

اے لکھاری تعریفوں کی ماہلا بُن
تیرے عنواں میں محمدؐ آنے لگے ہیں

بہارِ اول میں حضرت عبداللہؓ کے گھر
حمد کرنے کو احمد ﷺ آنے لگے ہیں

آج کفر اور شر کو مٹانے کے لیے
بنی ہاشم کے ماحیؐ آنے لگے ہیں

سب نبیوں میں سبقت پانے والے
سب کے پیارے عاقبؐ آنے لگے ہیں

سب کہ سب اکٹھے ہو جائیں کہ اب
روزِ حشر میں وہ حاشرؐ آنے لگے ہیں

جشن عاشقوں کو اسی خوشی کا ہے شہاب
آج اِس اُمت کے آقاؐ آنے لگے ہیں

روزِ حشر ہم جیسے خطاکاروں کو بھی
یا نبیؐ اپنی کملی میں چھُپا لینا

ہر اُمتی کی لاج رکھنے کے لیے
تاجِ شفقت سر پہ سجا لینا

آج آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک
چاہتے ہیں سب آپؐ کی پناہ لینا

جب خدا تجھے تخت پہ بٹھائے
ہمیں قدموں کے قدموں میں بٹھا لینا

آج سب چاہتے ہیں خدا کی رضا
اور خدا چاہتا ہے محمدؐ کی رضا لینا

گر بلائے دوزخ ہمیں اپنی طرف
اے مدنیؐ ہمیں اپنی طرف بلا لینا

اُس روز رتبے نبیؐ کے دیکھ کر
شہاب اپنے دل کی پیاس بجھا لینا

عاصویوں کی لاج اور کوئی نہیں ہے
دولہاِ حشر و معراج اور کوئی نہیں ہے

جِن کی حُسن گوئی کلمہ پڑھاتی جائے
ایسا شیریں مزاج اور کوئی نہیں ہے

شکلِ بُت شِکن سارے بتوں کا
کرنے والا اخراج اور کوئی نہیں ہے

جوارشِ مریضانِ محبت نہیں اور کوئی
عارفین کا منہاج اور کوئی نہیں ہے

آپؐ کے سوا اُمت کہاں جائے بھلا
اُمت کا سراج اور کوئی نہیں ہے

سلسبیلِ باغِ جنت ، آبِ حیاتِ رحمت
آپؐ جیسا وہاج اور کوئی نہیں ہے

یہ اعزاز فقط میرے نبیؐ کو ہے حاصل
شہاب دولہاِ معراج اور کوئی نہیں ہے

اے مقامِ محمود پہ پہنچنے والے نبیؐ
ہم تیرے اُمتی ہیں ہمیں ناز ہے

سب نبیوں کے امام ہیں آپؐ
اور خیر البشر آپؐ کا اعزاز ہے

آپؐ فلک کی زینت ہیں یا نبیؐ
آپؐ سے ہی عرش کا طِراز ہے

جانِ جن و انس کی بڑی شانیں ہیں
یہ تیرا رتبہ توں محبوبِ بے نیاز ہے

چین پڑ گیا اب میری آنکھوں کو
کہ دِکھ رہا تیرا گنبدِ فراز ہے

گر دل میں عشقِ حضورؐ ہے تو ہی
قبول ہے یہ روزہ اور قبول نماز ہے

عطاء حضوری ہو شہاب کے قلم پر
ورنہ کہاں آتا اسے نعت کا انداز ہے

سنانا ہے ہم نے قصہِ دل درِ پاک پر
اے بادِ صبا! ہم خستہ دلوں کا کام کر دے

آزاد ہونا چاہتے ہیں سارے رنج و الم سے
اے رشکِ ماہتابؐ اپنے در کا غلام کر دے

تیرا ہی ابرِ رحمت ہے سارے جہاں میں
ہم پہ بھی سائباں کا سایہ انعام کر دے

تیرے میخانے کا سوالی ہے ہر ایک شیدائی
عطاء حضوری ہو گر ہمیں نصیب جام کر دے

بے سرور ہیں یہاں سُرمدی سرور نہیں میسر
روح کو چین دے، دل کو کیفِ دوام کر دے

رکھتا ہے چاہ تیرے دربار پہ آنے کی
اے صبا! آقاؐ سے میرا کلام کر دے

صبح و شام جن پہ بھیجتے ہیں ملائک درود
شہابِ بے نوا کا انہیں پیش سلام کر دے

جس رات نور چھایا، اندھیرے ڈھلے ہیں
کیا الگ ہی اُس رات کی شان ہے

روح الامین کی ساری خدمت اِک طرف
اِک طرف وہ جو ہوئی اُس رات بیان ہے

سب برکتیں ، سب رحمتیں اکھٹی ہیں
ہر ایک رونق اُس رات کی مہمان ہے

خوب موج ہے آج فرشتوں کے درمیان
اُن کا مدعا آج اُن کے درمیان ہے

نہیں دیکھا گیا وہ کسی اور پیغمبر میں
شبِ معراج جو عروجِ محبوبِ یزدان ہے

اِک نور کی آمد ہے آج عرش کی طرف
آج روشن و خوش نما سارا جہان ہے

چاہے عبادت میں گزاروں اپنی ساری راتیں
میری ہر رات اُس رات کی دربان ہے

خیر البشر ہے کونین کا والی ہے
ہر نبی جن کے در کا سوالی ہے

آرہے ہیں حشر میں دیکھو محمدؐ
اب خوف نہیں حشر کا ، بے خیالی ہے

وہ لاج والا نبیؐ، تاج والا نبیؐ
جس کو کہے اپنا پھر لاج پالی ہے

وہ سرورِ بنی آدم ، روحِ روانِ عالم
دو جگ میں اُن کی شان نرالی ہے

جگر گوشہِ کانِ کرم، مقتدائے زمرہِ اتقیاء
امامِ جماعتِ انبیاء ، مالکِ حسن و جمالی ہے

وہ حافظِ حدودِ شریعت ، فاتحِ مغلقاتِ حقیقت
اُن کی سیرت شریعت کی رکھوالی ہے

با خدا مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے
شہاب ہر کسی کی عزت نرالی ہے

خدارا نا اٹھاؤ لوگوں مجھے درِ طیبہ سے
مجھ کو آقاؐ کی غلامی میں راحت ہے

اور نہیں ہے راستہ جنت کو جانے کا
درِ مصطفیؐ سے ہی ملنی نجات ہے

فقط غلامی میں ہی رہنا ہے مجھے
میں نے آزادی سے کر لی قناعت ہے

نصیب ہو گئی درِ مصطفیؐ کی غلامی مجھے
بفضلِ کبریٰؑ یہ محمدؐ کی عنایت ہے

نہیں وہ شان میسر شاہوں کو بھی
جو تیری غلامی میں ملتی عظمت ہے

دامن میں یہ منگتے کے خیرات کی صورت
دو جہاں سے بڑھ کر سعادت ہے

کاش سرکارؐ بروزِ حشر کہہ دیں شہاب
لپٹ جاؤ قدموں سے تمھیں اجازت ہے

دو جگ کے خزانوں سے افضل ہے
یا نبیؐ بس آپ کا امتی ہونا

کوئی اوقات نہیں ہے کسی مخمل کی
اس کے سامنے جو ہے نبیؐ کا بچھونا

اک نگاہِ کرم سے کیا کیا کر دیتے ہیں
مٹی کو کر دیتے ہیں سونا

میرا یقین ہے وہ دیکھ لیتے ہیں
اُنؐ کی یاد میں ، میرا ہر وقت رونا

کر لو کر لو ذکرِ پیغمبرؐ کہ
اس سے اپنے گناہوں کو ہے دھونا

ایک صدمہ ہے اور ہے بھی بڑا
درِ مخدومؐ کو پاکر ، پھر کھونا

کر کے جاؤ یہاں اُنؐ پہ نیندیں قربان
پھر شہاب قبر میں تم آرام سے سونا

یا مصطفیٰ ﷺ ہمیں دامن میں چھپائے رکھنا
بے سہاروں کا اور کوئی نہیں ہے

آپؐ کو ہی تو غم سنانے ہیں
غم کے ماروں کا اور کوئی نہیں ہے

ہر لہر کو مدینے سے ہی کنارہ ملے
بے کناروں کا اور کوئی نہیں ہے

یہ چاند ہے تو چمکتے ہیں تارے
اِن ستاروں کا اور کوئی نہیں ہے

سارے اُمتی ہیں آپؐ کی آس پر
اِن ساروں کا اور کوئی نہیں ہے

تاجدار بھی آپؐ کی راہ دیکھتے ہیں
اِن تاجداروں کا اور کوئی نہیں ہے

بے قراروں کا آپؐ قرار ہیں یا محمدؐ
بے قراروں کا اور کوئی نہیں ہے

بگاڑ اُسے کوئی بھی تیز ہوا، نہیں سکتی
جو سنوارا ہوا زاہراؑ کے بابا کا ہے

پریشانی کوئی اُس کے پاس آ نہیں سکتی
جو سنوارا ہوا زاہراؑ کے بابا کا ہے

دنیا اس کا قاسہ خالی کرا نہیں سکتی
جو سنوارا ہوا زاہراؑ کے بابا کا ہے

کوئی مشکل اُس کے سامنے سما نہیں سکتی
جو سنوارا ہوا زاہراؑ کے بابا کا ہے

اور در جانے کی نوبت آ نہیں سکتی
جو سنوارا ہوا زاہراؑ کے بابا کا ہے

لحد سے بھی یہ تسلی جا نہیں سکتی
جو سنوارا ہوا زاہراؑ کے بابا کا ہے

شہاب اُس کو دنیا ہرا نہیں سکتی
جو سنوارا ہوا زاہراؑ کے بابا کا ہے

(سلام آپ ﷺ پر بے شُمار میرے آقاؐ)

اے عرفیٰ نبیؐ اے شانِ خدا
گوشۂ آمنہؑ اے جانِ بتولؑ
اے شاہِ معراجؐ و نانا حسنؑ
اعلیٰ و عرفیٰ و محترم یا رسولؐ

درود آپؐ پر سد بار میرے آقاؐ
سلام آپؐ پر بے شمار میرے آقاؐ

اے مکیؐ میرے، اے مدنیؐ میرے
عتیقؓ و عمرؓ ہیں پیارے آپؐ کے
جانِ عثمانؓ و علیؓ آپؐ ہیں
مکان و لامکاں سارے آپؐ کے

درود آپؐ پر سد بار میرے آقاؐ
سلام آپؐ پر بے شمار میرے آقاؐ

اے امام الانبیاؐ، اے فخرِ، کبریٰ
دیکھتے خدا کو یہ نین ہیں
بلقیں حسینؑ سے ہیں محمد ﷺ
بلیقیں محمد ﷺ سے حسینؑ ہیں

درود آپؐ پر سد بار میرے آقاؐ
سلام آپؐ پر بے شمار میرے آقاؐ

اے خاتم المرسلیںؐ، یا مصطفیٰؐ یا مجتبیٰؐ
اے صاحبِ جمالات و کمالات
چہرہ دو جگ میں دن ہے
زلف دو جگ میں ہے رات

درود آپؐ پر سد بار میرے آقاؐ
سلام آپؐ پر بے شمار میرے آقاؐ

عرشِ اعظم تک ذات مشہور ہے
ہے زیرِ نگیں سارا عجم و عرب
محترم یا نبیؐ ، محترم یا نبیؐ
وجودِ کائنات ہے آپؐ کے سبب

درود آپؐ پر سد بار میرے آقاؐ
سلام آپؐ پر بے شمار میرے آقاؐ

روضۂِ مصطفیٰؐ پہ درود و سلام
آقاِؐ دو جہاں پہ درود و سلام
آل و اصحاب پہ درود و سلام
بے انتہا، با ادب السلامُ السلام

درود آپؐ پر سد بار میرے آقاؐ
سلام آپؐ پر بے شمار میرے آقاؐ

میں بے نوا ہوں یانبی ﷺ
میں بے آسرا ہوں یانبی ﷺ
کرم چاہتا ہوں یا نبی ﷺ
عطاء چاہتا ہوں یانبی ﷺ

درود آپؐ پر سد بار میرے آقاؐ
سلام آپؐ پر بے شمار میرے آقاؐ

تیسرا باب

بابُ البقاء

(تعارفِ اہلبیت)

مختیار دوعالم کے پر فقر پہ گزارا ہے اہلبیت کا ہر رُکن حُسن سے ہمکنار ہے

سر پہ سجا ہے تاجِ ختمِ نبوتؐ اور شاہِ لولاکﷺ کی شان بے شمار ہے

صدیقہؓ زوجہِ شاہِ لولاکؐ کی عظمت کو سلام کہ دو جہاں کے قرار کا عائشہؓ قرار ہے

اہلبیت کی ایک چادر ہے مومنوں کی ماں خدیجہؓ کا ہر دلاسہ محمدؐ سے ہمکنار ہے

فاطمہؑ بنتِ جنابِ مصطفیؐ کا یہ رتبہ ہے کہ دوزخ انکا بغض اور جنت انکا پیار ہے

علیؑ اسداللہ کا چہرہ وہ چہرہ جناب کہ ملتا ثواب رہا دیکھا جتنی بار ہے

چوم کر مرقدِ حسنؑ ہر شاعر یہی کہے حسنؑ مجتبیٰ توں تو حِلم کا سردار ہے

کُلِ انبیاء کا فخر نگینہ ہے آلِ عباءؑ کا حسینؑ کے بغیر دین کا وجود دشوار ہے

یہ وہ پاک گھر یہ وہ پاک بندے جہاں جبرائیل بھی اجازت کا طلبگار ہے

مُتنفرِ آلِ رسولؐ تیری سوچ پر حیران ہوں اُن سے بغض جن سے خدا کو پیار ہے

دو عالم کا ناز ہے گُلشنِ رسول ﷺ یہ وہ گُلشن جو جنت کا سردار ہے

دنیا والو شہاب مریضِ عشقِ اہلبیت ہے راحت ہے جسے مرض میں یہ ایسا بیمار ہے

(حضرت ابو طالبؑ)

جس گھر میں دین کی حمایت ہوئی
وہ گھرانہ ابو طالبؑ کا ہی ہے

جس نے حبیبِ خدا کا وسیلہ سیکھایا
وہ طریقہ ابو طالبؑ کا ہی ہے

اُن تین برس میں واللہ باخدا
کمال جذبہ ابو طالبؑ کا ہی ہے

چشمِ آقاؐ کو جو ٹھنڈک دے
ایسا چہرہ ابو طالبؑ کا ہی ہے

ابتداء میں جو دین پر لگا
سِکہ سِکہ ابو طالبؑ کا ہی ہے

جلوہِ نورِ خدا کے قصیدوں والا
ہر نغمہ ابو طالبؑ کا ہی ہے

اُن کے ایمان کا محتاجِ ، دین ملنا
سارا صدقہ ابو طالبؑ کا ہی ہے

(حضرت عباسؓ بن عبدالمطلبؓ)

ہاشمی چراغوں میں منفرد نام ہے عباسؓ
حُبِ رسولؐ میں تیز گام ہے عباسؓ

عبدالمطلبؓ سے ورثے میں ملا آپکو
خانہ کعبہ کا اہتمام و انصرام ، ہے عباسؓ

بے چین ہیں محمدؐ آپ کی خاطر
کہ مشکوں سے بے آرام ہے عباسؓ

شریکِ فوجِ کشی فتحِ مکہ ہے اور
حنین میں ہم رکابِ خیرالانامؐ ،ہے عباسؓ

آپکی حمایت میں یہ الفاظِ رسولؐ ہیں
چچا باپ کا قائم مقام ہے ، عباسؓ

آنحضرتؐ کے بعد خلفائے راشدینؓ نے بھی
کیا آپ کا ادب و احترام ہے عباسؓ

عمِ رسولؐ کی دعاؤں میں اثر تھا
شہاب کہ قبول ہر کلام ہے ، عباسؓ

(حضرت امیرِ حمزہؓ بن عبد المطلبؑ)

چلو آج ذکرِ امیر حمزہؓ نامدار کرتے ہیں
جاں کو اپنی جُرت سے سرشار کرتے ہیں

یہ تیرا نیچا ظرف ہے اے نائبِ کُفر
کہ تیرے سپاہی چھُپ کے وار کرتے ہیں

یہ اُنکا اونچا ظرف ہے، دشمنانِ دین
سامنے کرتے ہیں جتنے بھی وار کرتے ہیں

یہ ہاشمیوں کا خون اور شیرِ خدا ہیں
یہ دین پہ اپنی جاں نثار کرتے ہیں

خود سے بڑا سمجھتے ہیں اپنے محمدؐ کو
قبولِ قلب نہیں گر خود سے ہمکنار کرتے ہیں

اِس قدر بلند ہے رفعتِ جہاد انکی
کہ للکار اپنے دشمن کو سرِ بازار کرتے ہیں

شہاب اِن کا کٹ جانا ہی ثبوت ہے
کہ ناموسِ نبیؐ سے بے حد پیار کرتے ہیں

(سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ)

بہت بلند شان ہے آپ کی
کُلِ عرب پہچان ہے آپ کی
ذاتِ حق نگہبان ہے آپ کی

السلام یا طاہرہ خدیجہ الکبریٰؓ
السلام زوجہِ مصطفیٰؐ خدیجہ الکبریٰؓ

پہلی زوجہ ہیں خیر الانامؐ کی
پہلی مسلمہ ہیں اسلام کی
شاہد ہیں خدا کے ہر پیغام کی

السلام یا طاہرہ خدیجہ الکبریٰؓ
السلام زوجہِ مصطفیٰؐ خدیجہ الکبریٰؓ

طویل عرصہ ملا ہے محمدؐ کے ساتھ
ہر قدم باوفا ہے محمدؐ کے ساتھ
اور شجرہ ملا ہے محمدؐ کے ساتھ

السلام یا طاہرہ خدیجہ الکبریٰؓ
السلام زوجہِ مصطفیٰؐ خدیجہ الکبریٰؓ

کیا بتاؤں زمانے کو عظمت آپ کی
ہر طرف مشہور ہے فضیلت آپ کی
فاطمہؑ سے عیاں ہے رفعت آپ کی

السلام یا طاہرہ خدیجہ الکبریٰؓ
السلام زوجہِ مصطفیٰؐ خدیجہ الکبریٰؓ

سب مومنوں کی ماں آپ ہیں
سیدہ بتولؑ کی جاں آپ ہیں
اور نمازوں کا آشیاں آپ ہیں

السلام یا طاہرہ خدیجہ الکبریٰؓ
السلام زوجہِ مصطفیٰؐ خدیجہ الکبریٰؓ

عائشہؓ کا رشک ہے بنتِ خویلد
زود و تقویٰ کی جھلک ہے بنتِ خویلد
چھوڑ گئیں اِک رمک ہے بنتِ خویلد

السلام یا طاہرہ خدیجہ الکبریٰؓ
السلام زوجہِ مصطفیٰؐ خدیجہ الکبریٰؓ

کام کر جائے گی گزارش آپ کی
بخشوا دے گے مجھے سفارش آپ کی
شہاب پہ ہو جائے نوازش آپ کی

السلام یا طاہرہ خدیجہ الکبریٰؓ
السلام زوجہِ مصطفیٰؐ خدیجہ الکبریٰؓ

(سیدہ عائشہ صدیقہؓ)

نبیؐ کا چین صدیقؓ کا ناز ہے عائشہؓ
حق بات سب عورتوں میں ممتاز ہے عائشہؓ

کمسنی میں جنہیں حضورؐ کی قُربت نصیب ہوئی
آسمان سے بڑا یہ تیرا اعزاز ہے عائشہؓ

صاحبِ علم ہیں القرآن و النصاب کی
فصیح و بلیغ تیرا خطابت کا انداز ہے عائشہؓ

یہی بتلایا ہے سورہِ النور پڑھنے والوں نے
اِس میں تیری عصمت کا راز ہے عائشہؓ

جود و سخا میں اِک الگ پہچان رکھتی ہیں
ہر روز دے رہی صدقہ و نیاز ہے عائشہؓ

پھر اُس وقت تو جزبہ عروج پہ ہے
کہ جس وقت پڑھ رہی نماز ہے عائشہؓ

اے مومنوں کی ماں شہاب کا بھرم رکھنا
تیرا منگتہ تجھ کو دے رہا آواز ہے عائشہؓ

(سیدہ فاطمہ زاہراؑ)

السلام اے باحیا بنتِ نبیؐ
السلام اے باوفا بنتِ نبیؐ
السلام اے باسخا بنتِ نبیؐ

السلام اے طیبہ بنتِ نبیؐ
السلام اے طاہرہ بنتِ نبیؐ
السلام اے عابدہ بنتِ نبیؐ

السلام اے صابرہ بنتِ نبیؐ
السلام اے ساجدہ بنتِ نبیؐ
السلام اے سیدہ بنتِ نبیؐ

السلام اُمِ حسنؑ بن علیؑ
السلام اُمِ حسینؑ بن علیؑ
السلام اُمِ زینبؑ بنتِ علیؑ

السلام سیدہ النساء بنتِ نبیؐ
السلام اے بارِدا بنتِ نبیؐ
السلام اے زوجائے مولا علیؑ

السلام اے باعطاء بنتِ نبیؐ
السلام اے باجزا بنتِ نبیؐ
السلام اے گوشائے قلبِ نبیؐ

السلام اے بارضا بنتِ نبیؐ
السلام اے زاہراؑ بنتِ نبیؐ
السلام اے فاطمہؑ بنتِ نبیؐ

(سیدہ فاطمہ زاہراؑ)

یا سیدہ علیؑ کی ہے شان فاطمہؑ
محشر میں میری نگہبان فاطمہؑ

تیرے چکی کا صدقہ کھاتے رہیں
تیرے منگتوں کا ہے اعلان، فاطمہؑ

حسنؑ و حسینؑ ہیں تیرے لختِ جگر
ہے آبروئے شیرِ یزداںؑ ، فاطمہؑ

یہ شان تیری کہ توں جانِ احمد نبیؐ
جبرائیل بھی ہے تیرا دربان، فاطمہؑ

سر جھکا لو بنتِ نبیؐ کے لیے
یومِ حشر ہو گا اعلان ، فاطمہؑ

تیری شانِ پاک کو سلام پیش کرے
ساری زمین اور سارا آسمان، فاطمہؑ

نامِ زاہراؑ مجھے بخشوائے گا
شہاب کا ہے یہ ایمان ، فاطمہؑ

(سیدہ فاطمہ زاہراؑ)

جب کرو تعمیر اِن کے کرداروں کی
التجاء ہے سیکھاؤ دُختر کو سیرتِ بتولؑ

جِن کے آنے سے بیٹی کو عزت ملی
بتاؤ دُختر کو شان و عظمتِ بتولؑ

جن کے در پہ کاسے بھر جاتے ہیں
بتاؤ دُختر کو بے پناہ سخاوتِ بتولؑ

رات بھر جن کو سجدوں میں پایا گیا
بتاؤ دُختر کو عبادت و ریاضتِ بتولؑ

جِن پہ صبر و تحمل خود ناز کرے
بتاؤ دُختر کو صبر و استقامتِ بتولؑ

جِن کی ممتا میں حسنؑ و حسینؑ پلے
اِس قدر لاجواب ہے تربیتِ بتولؑ

ہے دُعا ہر دُختر کو میسر رہے
تاحشر پردہ کامل وسیلہِ برکتِ بتولؑ

(سیدہ فاطمہ زاہراؑ)

جہاں ذکرِ جانِ رسولؐ وہاں چین آئے گا
یہی ہے چین کا نِہاں چین آئے گا

غم کے ماروں پر بے چین لوگوں پر
کر دو کر دو عیاں چین آئے گا

صدقہ و خیرات میں اِن کا چین پوشیدہ ہے
جب آئے گا کوئی مہماں چین آئے گا

اِن کی تطہیر سمجھنے والو کو محشر میں
جب گزرے گا انکا کارواں چین آئے گا

تھام کر دامنِ مصطفیٰؐ پھر مانگ اللہ سے
مل جائے گا تجھے رحماں چین آئے گا

کر گیا جو ناراض اِک بار بتولؑ کو
پھر اُسے نہ یہاں نہ وہاں چین آئے گا

جب تلک نہ کریں گے ذکرِ آلِ رسولؐ
تب تلک شہاب ہمیں کہاں چین آئے گا

(سیدہ فاطمہ زاہراؑ)

تیرے پردے کی بدولت ہیں سب کے پردے
تیری تطہیر نے سب کو بچایا ہے یا فاطمہؑ

توں ہے لاڈلی محمدؐ کی اور علیؑ کا غرور
خود رحمان نے تیرا ناز اٹھایا ہے یا فاطمہؑ

نور ہی نور ہے تیرے نسب و نسبت میں
توں نے ایک پاک شجرہ پایا ہے یا فاطمہؑ

وہی کامیاب ہے کہ دوجہاں میں جس نے
تیرے بچوں کا پیار دل میں بسایا ہے یافاطمہؑ

رشتے اور بھی ہوئے ہیں اِس دنیا پر
پر تیرا رشتہ عرش پہ طے پایا ہے یافاطمہؑ

میں نے حشر تک اسے کافی سمجھا ہے
تیرے در سے جو ایک لقمہ پایا ہے یا فاطمہؑ

جو راضی نہ کر سکا بنتِ مصطفیؐ کو
پھر اُس نے کہاں رب کو منایا ہے یافاطمہؑ

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
میرے مولا علیؑ، یا علیؑ

بابِا مجتبیٰؑ و شبیرؑ ہے علیؑ
سنگِ باطن پہ حق کی لکیر ہے علیؑ
شوہرِ زاہراؑ ہے اور بے نظیر ہے علیؑ
اِن کے ماتحت ہیں سارے غوث اور ولی

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
میرے مولا علیؑ، یا علیؑ

مردِ کامل و مشکل کشاء ہے علیؑ
وارثِ خاتم الانبیاءؐ ہے علیؑ
اسد اللہ ہے اور لا فتاح ہے علیؑ
کیا بتاؤں تجھے کیا کیا ہے علیؑ

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
میرے مولا علیؑ، یا علیؑ

لڑ چکے ہیں بدر و حنین علیؑ
فاتحِ خیبر ہیں اور شاہزین علیؑ
صدیقؓ و عثمانؓ کے دل کا چین علیؑ
عمرؓ بھی کہ رہے ہیں علیؑ ہی علیؑ

یاعلیؑ یاعلی یاعلیؑ
میرے مولا علیؑ، یاعلیؑ

سُن لو میری صدا مُنکرانِ علیؑ
پُرنُما ہوگئی آج شانِ علیؑ
خُم کے میدان میں ہے اعلان، نبیؐ
جس کا میں مولا، اسکا مولا علیؑ

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ
میرے مولا علیؑ، یاعلیؑ

جس نے بچپن سے مُرسلؐ کو پیار کیا
عصر کو اُنؐ کی نیند پہ وار دیا
دین کو یہ لہو بار بار دیا
یہ ہیں فخرِ خدا اِن پہ راضی نبیؐ

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ
میرے مولا علیؑ، یاعلیؑ

بہت ہی عرفی ہے تلوارِ علیؑ
تاب لانے سے باہر ہے وارِ علیؑ
گر نوافل پڑھیں سد بار سَبھی
پھر بھی ذی محترم ہے ثوابِ علیؑ

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ
میرے مولا علیؑ، یاعلیؑ

پنجتنؑ کا یہ صدقہ میں کھاتا رہوں
یاعلیؑ یاعلیؑ گنگناتا رہوں
شہرِ مولا علیؑ آتا جاتا رہوں
کچھ نہیں ہوں شہاب، بس گدائے، علیؑ

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ
میرے مولا علیؑ، یاعلیؑ

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

محمدؐ کے دین کا علمدار یا علیؑ ہے
ہر سُو صدا حیدرِ قرار یا علیؑ ہے

ہر خوف دل سے نکل جائے گا
دل سے جو کرو اقرار یا علیؑ ہے

شجاعت و وفا ہے اس خون میں
شاہِ نجف، صاحبِ کردار یا علیؑ ہے

جو کعبے کا دل ، مسجد کی جان ہے
شیرِ خدا مولا ذولفقار یا علیؑ ہے

غازی عباسؑ ہم شکلِ یا علیؑ ہے
حسنؑ و حسینؑ پر اختیار یا علیؑ ہے

بقولِ مصطفیٰؐ درِ علم یا علیؑ ہے
جنت و کوثر کا مختیار یا علیؑ ہے

باوسیلہِ فاطمہؑ وہ لب رہیں سلامت
شہاب جس لب پہ اذکار ، یا علیؑ ہے

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

خیبر سے مجھ کو صدا آرہی ہے
علیؑ کا زمانے میں ثانی نہیں ہے

وہ اصغرؑ بھی چاہتا ہے جامِ شہادت
پینا اُس کو فُرات کا پانی نہیں ہے

ہے جس دل میں بغضِ علیؑ باقسم
جنت اُس کے حصے میں آنی نہیں ہے

محشر تک حسینؑ ابنِ علیؑ کی طرح
گردن کسی نے کٹانی نہیں ہے

ہمیں ہے علیؑ سے محبت عقیدت
بات یہ منکروں سے چھپانی نہیں ہے

دل میں ہر وقت بس یادِ نجف ہے
رُکتی اِن اشکوں کی روانی نہیں ہے

شہاب دل میں اگر عشقِ علیؑ نہیں
شفاعت نبیؐ نے کرانی نہیں ہے

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

علیؑ کا ذکر سننے کو وِلا کا ہونا لازم ہے
جیسے باوفا سینے میں وفا کا ہونا لازم ہے

سرور و ثواب بیک وقت لینے کے لیے
ذکر و صورتِ مرتضیٰؑ کا ہونا لازم ہے

جس نے اپنے بچے کو علیؑ کہنا سیکھایا
خُلد میں اُس ماں کا ہونا لازم ہے

ہر ایک سایہ تیرے سائے سے بھاگے گا
بس نادِ علیؑ کے وظیفہ کا ہونا لازم ہے

علیؑ کے لال کا غم کرنے کے لیے
دل میں قصہِ نینوا کا ہونا لازم ہے

دولہن اگر کونین کی ملکہ ہے تو پھر
دولہا شیرِ خدا کا ہونا لازم ہے

گر شہاب توں چاہتا ہے دل آباد ہو جائے
پھر دل میں عشقِ آلِ عباؑ کا ہونا لازم ہے

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

عشقِ سادات کی یہ فطرت مجھے کافی ہے
نجف کے شاہ کی نسبت مجھے کافی ہے

حشر میں دھوپ سے بچانے کے لیے
بنتِ حاشر کی مِدحت مجھے کافی ہے

سد شُکر میں دور ہوں زر و دنیا سے
درِ مخدومؒ کی قُربت مجھے کافی ہے

یہ دیوانہ فقط مکافات پہ چُپ ہے
ربِ کعبہ کی یہ حکمت مجھے کافی ہے

شکستہ باطل یہی تو بتلائے
ابو تُرابؑ کی ہیبت مجھے کافی ہے

مجھے کیوں دیتے ہو بنتی بناتی محبت
حسنینؑ کی شفقت مجھے کافی ہے

شہاب عشقِ سادات سمجھنے کے لیے
میرے اجداد کی تُربت مجھے کافی ہے

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

یاد کر لو علیؑ کو لوگوں
یہ پسند ہے نبیؐ کو لوگوں

گُلِ پنجتن وگرنہ نامکمل ہے
مِلا لو اِس کَلی کو لوگوں

آج وقت ہے پھر نہ کہنا
افسوس! رُت ڈھلی کو لوگوں

شہرِ عشق سے ہو کر اب
چلو نجف کی گلی کو لوگوں

حُبِ حیدرؑ سے کیا کیا مِلا
دیکھ لو سگِ علیؑ کو لوگوں

علیؑ وہ پیر ہے کہ جس پہ
ناز ہے ہر ولی کو لوگوں

جان فِدا ہے نسلِ علیؑ پر
دل دے دیا علیؑ کو لوگوں

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

بہتر ہے نہ پوچھ مجھ سے شجرہِ علیؑ
کہ پھر تیرے رونگٹے نہیں ٹکنے

جوشِ ایماں میں ہے دستِ کرار
اب خیبر جیسے قلعے نہیں ٹکنے

ذاتِ مولا علیؑ پہ تنقیدی لوگ
جنت میں ایسے ویسے نہیں ٹکنے

اپنا یہ ایمان ہے علیؑ والو پر
کبھی دن بُرے نہیں ٹکنے

اے یزید تیری حکومت میں
دیر تک تیرے مژدے نہیں ٹکنے

فقط علیؑ کہو مولا نہ کہو
مُلاں ایسے فتوے نہیں ٹکنے

اب تو علیؑ علیؑ ہی ہو گا
کوئی اور نغمے نہیں ٹکنے

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

صورتِ دل میں مِلی محبتِ علیؑ مجھے
ہے عطائے خدا اور انعامِ علیؑ

اُس سے ہاتھ ملانے سے قاصر ہوں
میسر ہی نہیں جسے نامِ علیؑ

اے سودائی بیچ توں، سودے اپنے
نہیں تیرے بس کا تذکرہِ دامِ علیؑ

الجھنے والے نبیؐ سے بھی الجھے گا
کہ نبیؐ بتا رہے ہیں مقامِ علیؑ

آؤ آؤ دیوانوں پینے چلیں
کوثر پہ ملا رہا ہے جامِ علیؑ

اُدھر دن میں بھی اندھیرے ہیں
اِدھر روشن ہے شامِ علیؑ

کیا خدا سے جنت خریدے گا
جب دل میں نہیں احترامِ علیؑ

خدا کا ولی ، اور محمدؐ کا وصی ہے
حق کا پیغام ہے ، پیغامِ علیؑ

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

اپنے الفاظ سنبھالوں کہ سنبھالوں اپنا قلم
لفظِ حیدرؑ آیا ہے سبھی مچلنے لگے ہیں

یا علیؑ یا علیؑ جب سے پکارا میں نے
درد و الم مجھ سے دور چلنے لگے ہیں

اب تو یہ حال کہ اوروں میں بانٹتے ہیں
منگتے جب سے تیرے در پہ پلنے لگے ہیں

بولا شمر سارے اکٹھے وار کرو
علیؑ کے لال کہاں ایک سے سنبھلنے لگے ہیں

یہ حقیقت ہے علیؑ کے دیوانے مر کر
اپنی کروٹ جنت کو بدلنے لگے ہیں

لگتا ہے فُرات پہ کسی شیر کی آمد ہے
کہ یہ کُتے جو نہر سے ٹلنے لگے ہیں

ابنِ علیؑ کے قدم چومنے ہیں شہاب
خاکِ کربل چہرے پہ ملنے لگے ہیں

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

میری نبض بیٹھے ہیں میرا جہاں بیٹھے ہیں
ادب سے کھڑا ہوں خونِ حیدرؑ جہاں بیٹھے ہیں

کچھ بات ہی نہیں میری باغیوں منکروں سے
علیؑ والو سے مخاطب ہوں ، کہاں بیٹھے ہیں

اپنی باری پہ بتلاؤ اپنی حقیقت کا جواز
یہ کیا کہ چیخ دیا جہاں بیٹھے ہیں

کیسے معلوم نہ ہو فلک پار کا علم انہیں
بابِ علم ہیں گرچہ زیرِ آسماں بیٹھے ہیں

فرقِ محب و متنفر کہ یہ ہے جنت وہ دوزخ
ہم یہاں بیٹھے ہیں وہ وہاں بیٹھے ہیں

ابنِ ابی طالبؑ کو چھوڑنے کا نتیجہ سُن لو
جس نے چھوڑا وہ گنوا کے ایماں بیٹھے ہیں

شہاب تلوارِ علیؑ کی دھار بڑھانے کے لیے
یہ حسنؑ و حسینؑ مانندِ فساں بیٹھے ہیں

(حضرت علی المرتضیٰؑ)

بے سبب کی ہے یہ بے وجہ کی ہے
علیؑ سے دشمنی کی ، بڑی خطا کی ہے

تم نے گھر بیٹھے وفا کرنا گوارا نا سمجھا
ابنِ حیدرؑ نے گھر دے کے وفا کی ہے

اپنی حیات کے جواب میں کیا کہو گے
جب پوچھے گا خدا بسر کہاں کی ہے

آج فتح جھنڈا بردار کی ہی ہوگی
خود کہا مُرسلؐ نے اور دعا کی ہے

علیؑ کا نام ، نہ ، لے کر توں نے
کسی سے نہیں خود سے جفا کی ہے

کیوں ذرہ بھر خوف وہ لائے دل میں
کہ جس کو آبروئے علیؑ نے دعا کی ہے

گر نہیں کی علیؑ کے در کی غلامی
تو پھر شہاب یہ زندگی قضاء کی ہے

(سیدہ زینبؑ)

لہجۂ زینبؑ میں لہجۂ علیؑ کی تاثیر ہے
نقشِ قدم زاہراؑ پہ اور بلند ضمیر ہے

ہے زینتِ علیؑ اور نانے کی شان
اِک حَسین شجر ہے ، مانندِ منیر ہے

عصمت و عبادت میں خدیجہؓ و زاہراؑ کی طرح
مشکل حالات میں رکھتی حوصلہ عرفیٰ و کبیر ہے

ہیں حمایتی اور محافظہ اپنے سجادؑ کی
تیرا حوصلہ سجادؑ کی بیماری کی اکسیر ہے

عونؑ و محمدؑ جان نثار خصلت کا ثبوت ہیں
تیرا ہر شہزادہ تیری اعلیٰ تربیت کی نظیر ہے

کھڑی ہیں ہر قدم پہ حسینؑ کے ساتھ
قافلہِ حق کی رِدا اور توقیر ہے

دربارِ یزید میں حق ہی کہ رہی ہیں
شہاب گرچہ ان کے ہاتھوں میں زنجیر ہے

(حضرت حسنؑ المجتبیٰ)

بادشاہِ حِلم ہے کوثر کی تفسیر ہے حسنؑ
سبطِ رسولؐ ، قرارِ حسینؑ و امیرؑ ہے حسنؑ

آئے ہیں مجتبیٰؑ صحنِ علیؑ و خیرالنساءؑ میں
مشرکین کے طعنوں پہ لگا تیر ہے حسنؑ

بہت نوازتا ہے اپنوں کو اور غیروں کو
مالکِ فیاضی ہے سخاوت کی جاگیر ہے حسنؑ

ہے میسر جن کو محبت و شفقتِ رسولؐ
پا رہا نبی ﷺ سے پیار کثیر ہے حسنؑ

قربان کر کے سلطنت بچایا اُمتِ نبیؐ کو
صلح کی گرچہ اٹھا سکتا شمشیر ہے حسنؑ

شبیہِ مصطفیٰؐ ہے وارثِ ہیبت و سرداری ہے
حُسن و جمال میں بے نظیر ہے حسنؑ

شہاب، تاحشر یہ چراغِ زاہراؑ نہیں بجھ سکتا
کہ خیر الورایٰؐ جس کا منیر ہے ، حسنؑ

(حضرت حسنؑ المجتبیٰ)

پھر کے دیکھ لو مشرق سے مغرب
ہے کوئی حسیں میرے حسنؑ جیسا

علیؑ کے گھر کا جو مکیں ہے
ہے کوئی مکیں میرے حسنؑ جیسا

خوش نما ہے اور خوش اسلوب ہے
ہے کوئی خوش قریں میرے حسنؑ جیسا

دانش اور فکر و فہم والا ہے
ہے کوئی ذہیں میرے حسنؑ جیسا

فِدا ہے جِس پہ سارا عرب و عجم
ہے کوئی دلنشیں میرے حسنؑ جیسا

چاند ہے اپنے نانا محمدؐ کا
ہے کوئی مہ جبیں میرے حسنؑ جیسا

آلِ عباؑ سے جو ہے جُڑا ہوا
ہے کوئی نگیں میرے حسنؑ جیسا

(حضرت حسنؑ المجتبیٰ)

بُردباری کی انتہا حسنؑ مجتبیٰ ہی ہے
امن کی رِدا حسنؑ مجتبیٰ ہی ہے

جلوہِ نبیؐ دیکھنے والی ہر اِک منتظر
نظر کا مدعا حسنؑ مجتبیٰ ہی ہے

نہ مانتا بھی مان جائے حِلم سے
کہ نسلِ انبیاء حسنؑ مجتبیٰ ہی ہے

دشتِ کربل حسینؑ کو قاسمؑ ایسے لگے
کہ جیسے ہمنوا حسنؑ مجتبیٰ ہی ہے

ہے سجادؑ کا امامؑ اور گوشائے بتولؑ
جانِ خیرالوایؐ حسنؑ مجتبیٰ ہی ہے

سجدہ گاہ میں احمدؐ کے کندھوں پر
جو دِکھ رہا ، حسنؑ مجتبیٰ ہی ہے

کہ خوشبوئے اوراق سے مان لو شہاب
قلم لکھ رہا حسنؑ مجبتیٰ ہی ہے

(حضرت امام حسینؑ)

کعبہ قوسین کا شاہ ہے حسینؑ فخرِ مُرسلؐ فخرِ کبرئیٰ ہے حسینؑ
خنجرِ رقیب چلتے چلتے کہ گیا کتنا جَری کتنا باوفا ہے حسینؑ
یزید اِک لہر تھا نا رہا قائم اب بھی دریا ہے حسینؑ
اب نا دیکھنا حُسینؑ کی طرف حُرؓ نے پا لیا ہے حسینؑ
اہلِ عشق کی زبان میں سنو حرفِ ابتداء ، حرفِ انتہاء ہے حسینؑ
یزید کو کوئی پوچھتا نہیں پر تیری واہ واہ ہے حسینؑ
اعزازِ دین ہے کہ دین کو سد شُکر ملا گیا ہے حسینؑ
خود سجدہ دیکھ کر حیران ہے ایسا سجدہ کر رہا ہے حسینؑ
غمِ شبیرؑ میں آنسوؤں کی جگہ آنکھ سے بہہ رہا ہے حسینؑ
وہ مقتل ہو ، یا کہ مسجد ہو جس جگہ دیکھو، اس جگہ ہے حسینؑ
آؤ کربلا کی ریت پر لکھیں ختم شُد یزید ،، زندہ ہے حسینؑ
بتوفیقِ یزدان محد سے لحد تک شہاب کا امام و مدعا ہے حسینؑ

(حضرت امام حسینؑ)

کیا بتاؤں تجھے زاہراؑ کے پِسر کا رتبہ
جیسے قرآن میں زیر و زبر کا رتبہ

فعلِ عباسؑ سے ثابت ہے اے لوگوں
مولا حسینؑ کے ادب و امر کا رتبہ

نا جھکا جو دمِ آخر تک باطل کے ہاں
ہاں یہی تو ہے حسینؑ کے سر کا رتبہ

عصرِ حاضر میں بھی انکا عصر باقی ہے
ایسا ہوتا ہے سادات کے عصر کا رتبہ

آج کس کے ترانے ہیں ممبر پر ؟
کس سے باقی ہے آج ممبر کا رتبہ؟

وہ ہزاروں تو رتی برابر بھی نہیں
اونچا رہنا ہے حسینی زمر کا رتبہ

اُن کا تصدق ہے کہ قلم اٹھائی ہے ورنہ
کہاں شہاب ، کہاں علیؑ کے گھر کا رتبہؑ

(حضرت امام حسینؑ)

بھول جاؤں اور سارے غم، غمِ حسینؑ میں
قلبِ بے نوا کی چشم نم ، غمِ حسینؑ میں

اے رنجش ویسے تو دنیا کترائے تجھ سے
پر آج تیرا بھی ہے بھرم ، غمِ حسینؑ میں

تصور کر کے دیکھ قافلہِ زینبؑ کے
دربارِ شام کو اٹھتے قدم ، غمِ حسینؑ میں

سچے غم پہ جھوٹی مسرتیں وار دو لوگوں
مُردہ ضمیر پاتا ہے دم ، غمِ حسینؑ میں

مدینے کے شہر سے لے کر کربلا تک
آؤ انعقاد کریں اِک بزم ، غمِ حسینؑ میں

غمِ حسینؑ میں ، سیرتِ حسینؑ پہ چلنا ہے
یومِ عاشور کو کرنا عزم ، غمِ حسینؑ میں

غمِ حسینؑ میں اب یہ حالت ہے اپنی
شہاب نکل جائے میرا دم ، غمِ حسینؑ میں

(حضرت امام حسینؑ)

نواسہِ نبیؐ ، گوشہِ علیؑ، کتابِ منصب میں
میں کچھ اس طرح کے نصاب والا ہوں

چاہتِ دید میں خشک چشم جو تر کرے
غور کرو میں وہی چہرہ سراب والا ہوں

پینا ہے مجھے جامِ شہادت و آبِ کوثر
کب کہا کوفیوں تمھارے آب والا ہوں

تمہارے لشکر میں ہیں خریدے ہوئے سپاہی
اور میں تو اپنے اہل و احباب والا ہوں

اسی وجہ سے بیعت نہیں کرتا ابنِ علیؑ
تم شراب والے ہو ، میں کتاب والا ہوں

یومِ حشر ہو گا فیصلہ کہ کون جیتا ہے
جب دیکھو گے میں فخرِ وہاب والا ہوں

اے قلم میری گواہی میں یہ کہ دینا
جس سے لکھے منقبت قلم شہاب والا ہوں

(سیدہ اُمِ رُبابؑ)

جس نے ماں کا حق نبھایا ہے
جس نے شوہر بھی لٹایا ہے
کی جس نے تا ابد وفا
میرا اُمِ رُبابؑ کو سلام ہو

روشنی نا اب اچھی لگے
دھوپ میں اب بیٹھا کرے
سہ رہی ہیں گرم و سرد ہوا
میرا اُمِ رُبابؑ کو سلام ہو

خیمے سے کھڑی دیکھ رہی ہے
اصغرؑ پہ جو گھڑی آ بنی ہے
صبروں کی کر دی ہے انتہا
میرا اُمِ رُبابؑ کو سلام ہو

کربلا سے آگئی ہیں دربارِ شام
اِس طرح کر رہی ہیں کلام
حسینؑ سے کروں گی وفا
میرا اُمِ رُبابؑ کو سلام ہو

بیٹیوں والے ہی جانتے ہیں
کہ کیا مان ہیں بیٹیوں کے
بیٹی بھی جس نے کی نہیں قضا
میرا اُمِ رُبابؑ کو سلام ہو

پاک اصغرؑ کی پاک امی
میری آنکھوں میں ہے نمی
شہاب کے لیے کر دیں دعا
میرا اُمِ رُبابؑ کو سلام ہے

دین کو یہ خراج دے کر
اپنے سر کا تاج دے کر
دین پر کر گئی ہیں رِدا
میرا اُمِ رُبابؑ کو سلام ہو

(سفرِ کربلا)

حسینؑ کا پیغام ہے حق کا پیغام لوگوں ہمیں سانحہِ کربلا سے سیکھنا ہے

کیسے وعدے نبھانے ہیں مشکل حالات میں آلِ عباءؑ کے عہدِ وفا سے سیکھنا ہے

مُحرم کے بعد بھی ذہن نشیں رکھو ہر بار کیوں ابتداء سے سیکھنا ہے

دعوے بہت کیے ہم نواؤں نے پر عشق حسینؑ کے ہم نوا سے سیکھنا ہے

بچے جواں بزرگ ، بذاتِ خود بھی لُٹے جذبہِ نثاری اسی وِلا سے سیکھنا ہے

مدینے سے نینوا، نینوا سے دمِشک تک صبر و پردہ زینبِ کُبریٰؑ سے سیکھنا ہے

میں ہر ماں سے یہی کہ رہا ہوں حوصلہ اصغرؑ کی ماں سے سیکھنا ہے

مِلت کے جوانوں باپ کا ناز بنا سُنو یہ اکبرؑ کی ادا سے سیکھنا ہے

یزید باطل سے حق کیسے سیکھو گے حق تو بس آلِ مرتضیٰؑ سے سیکھنا ہے

حق پہ جیو اور حق پہ رہو درحقیقت یہی تو مدعا سے سیکھنا ہے

غمِ آلِ نبیؐ میں آفسردہ دل کی غم، ہر اِک نِدا سے سیکھنا ہے

نکھرتا اگر لہو سے بھی ہے تو نکھارو شہاب پیغامِ خیر الا النساءؑ سے سیکھنا ہے

(حضرت عباسؑ بن علیؑ)

غازیؑ تیری وفا پہ وفا کو ناز ہے
اِس شکلِ مُرتضیٰؑ پہ زاہراؑ کو ناز ہے

تیرا وسیلہ دے کر اللہ کی بارگاہ میں
مانگی گئی دعا پہ دعا کو ناز ہے

فُرات ہے گواہ تیرے انداز پر
محمدؐ کو ناز ہے، ہاں خدا کو ناز ہے

شیرِ خدا یہ کہ رہے غازیؑ کو دیکھ کر
تیری وفا پہ تیرے بابا کو ناز ہے

اُم البنینؑ کے اِس شیر پر
ہر ایک دشمن و ہمنوا کو ناز ہے

بلیقیں محبت و عقیدتِ حسینؑ میں
عباسؑ علمدار پہ آلِ عباؑ کو ناز ہے

میں ہوں گدائے، شہنشاہِ وفا
شہاب اِس عطاء پہ عطاء کو ناز ہے

(حضرت عباسؑ بن علیؑ)

سر پہ دستار کی مانند یہ رِدا کھڑی ہے
صرف میں نہیں، ساری خدائی گواہ کھڑی ہے

اب پچھتاوا ہی مقدر ہے اُس فوج کا
غلطی کی جو عباسؑ سے ٹکرا کھڑی ہے

یہ بجھانے کا نہیں مزید چمکانے کا سبب ہے
جس قدر تیز اِس دیے پہ ہوا کھڑی ہے

یہ بھی ٹھیک ہے سامنے عباسؑ کھڑا ہے
یہ بھی ٹھیک ہے علیؑ کی دُعا کھڑی ہے

پہنچ نا سکی لبِ سکینہؑ تک اُس وقت
آج بوند بوند روضے پہ شرمندہ کھڑی ہے

تیرے حق کے برابر میں داد دے نہیں سکتا
کرنی ہے ادا یہ مجھ پہ قضاء کھڑی ہے

شہاب صرف عباسؑ ہی گِرا ہے کنارے پر
فضا میں گونجتی اب بھی وفا کھڑی ہے

(حضرت عباسؑ بن علیؑ)

اللہ نے سُن لی کہ عباسؑ عطاء کر دیا
لگتا ہے علیؑ کی دُعا پھل پھول گی ہے

آج لگتا ہے جفا کی شکست ہوئی ہے
آج لگتا ہے کہ وفا پھل پھول گئی ہے

یہ اِذن صرف اولادِ علیؑ کو ہے حاصل
کہ جدھر بیٹھ گئی وہاں پھل پھول گئی ہے

ایسا انداز دکھایا ہے عباسؑ نے تاریخوں میں
ہر ورق میں اِن کی ادا پھل پھول گئی ہے

وہ جو کربل میں علمدارؑ نے صدا لگائی تھی
کونے کونے میں وہ صدا پھل پھول گئی ہے

منہ سے لگاتے لگاتے پھر نہیں لگایا پانی
دلِ عباسؑ میں سکینہؑ کی نِدا پھل پھول گئی ہے

شہاب پھر کبھی نہیں اُجڑی وہ عقیدت کی وادی
نگاہِ عباسؑ سے جو اِک دفعہ پھل پھول گئی ہے

(حضرت عباسؑ بن علیؑ)

قمرِ بنی ہاشمؑ ہی علمدارِ کربلا ہے
مُحبِ آلِ علیؑ اور پیکرِ شجاع ہے

دیدارِ حسینؑ اِن کی ابتداء ہے اور
دفاعِ آلِ فاطمہؑ اِن کی انتہا ہے

ایسی پرورش ہوئی مرتضیٰؑ کے ہاتھوں سے
کہ اب عباسؑ ہی دوسرا مرتضیٰؑ ہے

کیا نسب لے کے آئے ہیں دھرتی میں
کہ علوی و ہاشمی جن کا مرتبہ ہے

پاسدار و پاسبانِ حرم ہے یہ عبد الصالح
ابوالقاسمؑ ہی تو المواسی و سقا ہے

عباسؑ سے پوچھو کہ وفا کیا ہے
وفا سے پوچھو کہ عباسؑ کیا ہے

منفرد ہے یہ ساقی عالم میں شہاب
لیتا کچھ نہیں البتہ دیتا وفا ہے

(شہزادہ حضرت علی اصغرؑ)

دے کے شیر خوار بس یہی پکارا ہے
کہ دینِ نبیؐ بچوں سے بھی پیارا ہے

طفلِ صغیر ہے ، پر حق کی تصویر ہے
ثابت کر گیا کہ صبر ورثہ ہمارا ہے

جس کی اِک مسکراہٹ سے یزیدی حوصلے ٹوٹے
کتنا حَسین ہے علی اصغرؑ ، کتنا پیارا ہے

مبارک ہو تمھیں دو پل کے دو گھونٹ
کل حشر میں آبِ کوثر سارا ہمارا ہے

حُرملہ کی سزا کا تعین خدا ہی کرے گا
کہ صغریٰؑ کے پیارے کو تیر مارا ہے

یہ جس کو اٹھایا ہوا ہے حسینؑ نے
ہاں یہی تو اُمِ رُبابؑ کا دلارا ہے

حسینؑ نے عبداللہؑ دے کے کربلا میں
شہاب ہر اِک محمدیؐ بچہ سنوارا ہے

(شہزادہ حضرت علی اکبرؑ)

کیا اندازِ آذاں ہے حسینؑ کے شہزادے کا
رُخ کر کے جانبِ قبلہ کھڑا ہے محمد ﷺ

اسی سوچ میں کھڑے ہیں چیلے یزید کے
کہ یہ مؤذن ، اکبرؑ ہے یا ہے محمد ﷺ

اخلاق و کردار میں مشابہت ہے محمدؐ سے
بولے تو ایسا لگے بول رہا ہے محمد ﷺ

گواہ خدا کو کر کے یہی بولے حسینؑ
کہ اب میداں میں جا رہا ہے محمدؐ

یہ صورت دیکھ کے ہر کوئی یہی کہے
اِنہیں دیکھ کے یاد آ رہا ہے محمدؐ

یہ لمحے بیت جائے گے وہ پل سوچو
جب حشر میں تجھے سراہا رہا ہے محمدؐ

تیار ہے جامِ شہادت پینے کو علی اکبرؑ
شہاب اب خیمے سے جا رہا ہے محمدؐ

(حضرت امام زین العابدینؑ)

ساجدوں کا امام عابدوں کی زینت ہے سجادؑ
گوہرِ حسینؑ اور پاک طینت ہے سجادؑ

اِس بات کی گواہ تیری سیرت ہے سجادؑ
کہ اولادِ علیؑ کی توں صورتِ ہے سجادؑ

شر کے بھرے بازار میں تطہیرِ اہلبیت جو
منوا لیتی ہے وہ تیری خطابت ہے سجادؑ

اب عبادت جسم سے عیاں ہو رہی ہے
اِس قدر پُر ذوق کرتا عبادت ہے سجادؑ

کہ اٹھا رہا ہے تنہے تنہا سارے غم
اگرچہ کربل میں حالتِ علالت ہے سجادؑ

مدینہ کے شہر میں جس سے پوچھ لو
صحابہؓ کی عظمت کی نقابت ہے سجادؑ

شر کو پناہ دینا حکومتِ یزید ہے شہاب
پر حق کو پناہ دینا تیری حکومت ہے سجادؑ

(شانِ اہلبیتؑ)

محمدؐ کے گھرانے کا سکہ چل رہا ہے کیسے نا چلے ، جب رحمان یہی چاہتا ہے

نا کرو اِن سے بغض ، فقط محبت کرو محبوبِ سبحان کا فرمان یہی چاہتا ہے

اِن کی محبت کے بغیر ایماں مکمل نہیں اے قلبِ مومن تیرا ایمان یہی چاہتا ہے

ہر جگہ ہیں اِن کی تطہیر کی باتیں شامیانہ بنے انکا آسمان یہی چاہتا ہے

یہ تاجدار و تاجور ہیں دو جہاں کے جو یہ چاہتے ہیں رحمان وہی چاہتا ہے

آؤ بتاؤں تمھیں روح الامین کی چاہت بن جائے ان کا دربان یہی چاہتا ہے

حشر تک حق و خیر کا ہر اِک ایوان حسینؑ ہو دین کا پاسبان یہی چاہتا ہے

دوعالم کے مختیار بگڑیاں خوب بناتے ہیں بفضلِ حق ان کا شایانِ شان یہی چاہتا ہے

کیوں کر رہا ہے بغض آلِ رسولؐ سے؟ کیا مِٹ جائے تیرا نشان یہی چاہتا ہے؟

محمدؐ وخیرلا النساءؑ اور علیؑ و حسنینؑ کی مدحت کرنا زندہ ہے جو بھی انسان یہی چاہتا ہے

صدقہِ ازواجِ نبیؐ ہر بشر کا بھرم قائم یومِ حشر بھی بشر احسان یہی چاہتا ہے

ذکرِ سادات کرنا میری مجبوری ہے شہاب کیا کروں میرا قلم و قلمدان یہی چاہتا ہے

چوتھا باب

بابُ الرفُقاء

(گُلشنِ صحابہؓ)

گُلشنِ صحابہ کا ہر پھول جانثار ہے عشقِ حضورؐ سے لدا یہ سارا گلزار ہے

بعد از نبیؐ افضل ہیں ساری خلق میں وہ صدیقِ اکبرؓ جو یارِ غار و مزار ہے

فرمایا مصطفیٰؐ نے میرے بعد گر ہوتا نبیؐ وہ عُمرؓ ہوتا ، یہ عُمرؓ کا وقار ہے

دو نور جن کے گھر ہیں مصطفیٰؐ کے وہ عثمانؓ بن عفان جو سخی و زردار ہے

شاہِ مرداں شیرِ یزداں مُشکل کشاء مولا علیؑ ابو تُراب و ابو الحسن اور حیدرِ کرار ہے

خشیتِ الٰہی و محبتِ رسولؐ سے پیمانہ لبریز ہے وہ طلحہؓ جن کا اُحد و جمل میں عرفیٰ کردار ہے

فرمایا جن کو اپنا حواری رسولؐ اللہ نے وہ زبیرؓ دامادِ صدیقؓ اور صحابیِ پُر وقار ہے

عبد الرحمنؓ بن عوف جو تاجر الرحمن ہے جو رُکنِ شوریٰ اور الصادق البار ہے

سعدؓ بن ابی وقاص جو فاتحِ ایران ہے چلایا دفاعِ اسلام کی خاطر تیر سد بار ہے

وہ سعیدؓ جن کو حاصل یہ اعزاز ہے کہ فاطمہؓ بنتِ خطاب کا شوہرِ نامدار ہے

امینِ اُمت جن کو کہا خود حضورؐ نے شام میں ابو عبیدہؓ کا مزارِ پُر انوار ہے

پس منتخب کیا خدا نے صحابہؓ کو شہاب کہ سچے اِن کے دل اور عظیم کردار ہے

(منقبت صحابہ کرام رضی)

دشتِ مُنکر میں خود بخود آگ لگ جائے گی
جب میداں میں صحابہؓ صحابہؓ کے چرچے ہونگے

پھر جو بھی اِن کا نام نہیں لیں گے
یا نفاقی ہونگے ، یا دل کے کچے ہونگے

صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کے نام لیوا
ادھر بھی اچھے ہونگے ادھر بھی اچھے ہونگے

ساتھ بٹھانے کو کوئی تو وجہ ہے نا
یا دل سے مومن ہونگے یا سچے ہونگے

ہر ایک موڑ پہ دینِ خدا کے ہمراہ
یا صحابہؓ ہونگے یا ان کے بچے ہونگے

عین ایثاری کا یہ درخت ہے اور
حلم اور وفا اِن کے غونچے ہونگے

اِن کے پیار کی ایک نشانی بتاؤں تمھیں
شہاب، صحابہؓ کے شیدائی دل کے سچے ہونگے

(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

کچھ تردد اور توصل کسی کام نا آئے
جب تلک ہونٹوں پہ صدیقؓ کا نام نہ آئے

خود کھڑا ہے صدیقؓ جنت کے دروازے پر
صدیقؓ والے ہی آئیں کوئی گمنام نا آئے

یاخدا! واسطہ سچوں کا میری زندگی میں
ذکرِ شیخینؓ کے بِنا کوئی شام نا آئے

حیدری ہونٹوں سے یہ کیسے ہو سکتا ہے
علیؑ کا آئے پر صدیقؓ کا پیغام نا آئے

اُس روز مصلحے پر عتیقؓ ہی کھڑتا ہے
جس روز بھی مصلحے کا امام نا آئے

تب تلک مرتا نہیں دیکھا صدیقؓ کا منکر
جب تلک سامنے اُس کا انجام نا آئے

شہاب اب عنوانِ صدیقؓ پہ قلم اٹھایا ہے
ممکن ہی نہیں کہ اب کلام نا آئے

(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

خوش نصیبی کا گُلزار ہے عتیقؓ
ہم نواِ غار و مزار ہے عتیقؓ

مصطفیٰﷺ کی اِک آواز پر کہا
سب لٹانے کو تیار ہے عتیقؓ

کیسے وہ بھٹک جائے گا جنت سے
جس قافلے کا سالار ہے عتیقؓ

ثعبان کیا کرے گا تیرے سارے وار
حشر تک سہنے کو تیار ہے عتیقؓ

گر ہے جُرت تو آؤ اِس طرف
خیمۂ مصطفیٰﷺ کا پہرے دار ہے عتیقؓ

پھر کسی ماں نے جایا ہی نہیں
ہے بات مختصر، اِک بار ہے عتیقؓ

السلامُ السلام اے خلیفتہ المسلمین
سلام تجھ کو میرا سد بار ہے عتیقؓ

(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

جو دل سے صدیقؓ والے ہیں
در حقیقت وہی نبیؐ والے ہیں

اور پھر جو نبیؐ والے ہیں
وہی تو قسمت بھلی والے ہیں

حشر میں خدا اُن سے پوچھے گا
جتنے بھی سوچ بُری والے ہیں

مرقدِ نور میں جھانک کر تو دیکھو
آرام فرما عاشق زندہ دلی والے ہیں

جو ابو بکرؓ و علیؑ کو جدا لکھے
بتاؤ یہ کیسے علیؑ والے ہیں

الحمد! صدیقؓ کے نام لیوا ہیں
گُلشنِ عشق کی گلی والے ہیں

عشقِ صدیقؓ پہ جو لہو دیتے ہیں
وہی تو خون اصلی والے ہیں

(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

جان سے بڑھ کر جو سب سے زیادہ
پیار کر رہا ہے صدیقؓ ہی تو ہے

جو دل اُنؐ پر اور جو مال سارا
نثار کر رہا ہے صدیقؓ ہی تو ہے

منہ پھیرنے والے دلِ علیؑ جس کی
دلدار کر رہا ہے صدیقؓ ہی تو ہے

کھڑے ہیں کافر غار کے باہر اور
دیدار کر رہا ہے صدیقؓ ہی تو ہے

اِک نام جو ہر ایک مُنکر کو
بیمار کر رہا ہے صدیقؓ ہی تو ہے

خدا جس کو جنت الفردوس کا
حقدار کر رہا ہے صدیقؓ ہی تو ہے

باخدا جو قاسہِ شہاب میں شعروں کی
بھر مار کر رہا ہے صدیقؓ ہی تو ہے

(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

قربان جاؤں صدیقِ اکبرؓ کی ذات پر
کہ دیا لبیک مصطفیٰﷺ کی ہر بات پر

کیا دوستی نبھائی کہ امر کر دیا
ترجیح یار کو دی اپنی حاجات پر

اُس سانپ نے بالآخر یہ کہ دیا
مجھے رشک ہے تیرے اِن جذبات پر

روضۂ مصطفیٰﷺ میں جو ملی ہے جگہ
یہ اعزاز ہے اُن کی خدمات پر

تیری جگہ بھلا کیسے کوئی لے گا
پہنچ نا سکے کوئی تیرے کمالات پر

کیا خوب کہ گئے غارِ ثور میں
میرا سب کچھ نثار آقاﷺ کی ذات پر

وفاداری کے ہر مضمون میں شہاب
تذکرہ ضروری ہے صدیقؓ کی حیات پر

(حضرت عمر فاروقؓ)

اُمتِ نبیؐ کو تحفہِ خدا ، فاروقِ اعظمؓ
طلوعِ دین کی بادِ صبا ، فاروقِ اعظمؓ

کافروں سے اب دین کو خطرہ نہیں
اب دین میں ہے آگیا ،فاروق اعظمؓ

قیصر و کِسریٰ جن سے لرز جاتے ہیں
ہر ڈر پہ غلبہ پا گیا، فاروقِ اعظمؓ

اُس خط کے بعد رُکا ہی نہیں
دریاِ نیل ایسا چلا گیا، فاروقِ اعظمؓ

آج بھی صدائیں آتی ہیں مدینے سے
مردِ حق و مردِ باصفا، فاروقِ اعظمؓ

ایسا کوئی جنگجو آیا ہی نہیں
جو تیرا وار سہ سکا ، فاروقِ اعظمؓ

منکرانِ عمرؓ کی گلیوں میں زور سے
شہاب بے خوف نعرہ لگا، فاروقِ اعظمؓ

(حضرت عمر فاروقؓ)

زمانہ پھر ایسا بادشاہ دِکھا نہیں سکتا
کہ دوسرا عمرؓ پھر آ نہیں سکتا

کیکر کے سائے میں جو سوتا ہے
اُسے محلوں میں چین آ نہیں سکتا

خطاب میں عمرؓ کا تذکرہ کیے بغیر
کوئی بھی خطیب عدل سُنا نہیں سکتا

وہ فاروقؓ ہی ہے فاروقؓ کے سوا
قیصر و کِسریٰ کوئی ہِلا نہیں سکتا

نوشہروان اور خسرو پرویز کے خزانے
کوئی اور مدینے میں لا نہیں سکتا

دنیا میں عمرؓ و صدیقؓ کے علاوہ
نبیؐ کا وزیر کوئی کہلوا نہیں سکتا

مربعوں کا مالک تیوند لگا کُرتا
تا حشر پھر ایسا خلیفہ آ نہیں سکتا

(حضرت عمر فاروقؓ)

تقویٰ کی تصویر جس کا بدن ہے
عُمرؓ حق اور باطل کے ضمن ہے

عمرؓ نہیں ، تو نہیں خوبصورتیِ خلافت
عُمرؓ کے دم سے قائم یہ چمن ہے

انصاف میں بیٹے کو بھی معافی نہیں
یہ عدلِ فاروقؓ ہے یہ فکر و فن ہے

مربعوں کے مربعے اس کے زیرِ اختیار
پر تیوند لگا کُرتا زیبِ تن ہے

ہر جگہ عمرؓ کا نام پہنچا ہے
چاہے اپنا یا پھر غیر کا وطن ہے

خوف کھاتا ہے شیطان عمرؓ والو سے
کہ عمرؓ والو کو عمرؓ سے لگن ہے

شہاب فقط اتنا ہی کہتا ہے بس
عمرؓ عدل کی شمع حق کی کِرن ہے

(حضرت عمر فاروقؓ)

مِٹ گئے ایوانِ کفر، حق آباد ہے
عمرؓ کی وجہ سے دین شاد ہے

سب مسلمان مُریدینِ محمدؐ ہیں
اِک عمرؓ ہے جو محمدؐ کی مُراد ہے

کیا بات اُس زباں کے ورد کی
جس زباں پہ حق کی روداد ہے

عمرؓ جیسا تو پھر کوئی آیا ہی نہیں
کہاں عمرؓ جیسا کوئی عمرؓ کے بعد ہے

عمرؓ کو دیکھ کر رستہ بدل گیا
وہ شیطان جو اتنا پُر فساد ہے

غلاموں کے رنگ میں یہ امیر ہے
فخرِ اختیار سے جو بلکل آزاد ہے

سناؤ شہاب فاروقِ اعظمؓ کی باتیں
کہ یومِ شہادتِ عمرؓ کا انعقاد ہے

(حضرت عثمان بن عفانؓ)

سخاوت میں انتہاء پہ ہے عثمان ذولنورینؓ
امیر المومنین اور جامع القرآن ذولنورینؓ

یہودیوں کو منہ مانگی قیمت دے کر
پورا کرتا ہے نبیؐ کا فرمان ذولنورینؓ

تیرا تذکرہ قرآن و فرمان میں ہے
کیا بات ہے تیری کیا شان ذولنورینؓ

اب ابنِ عفان کو خطرہ نہیں ہے
کھڑے ہیں حسنینؑ صاحبانِ ذولنورینؓ

یہ بات کافی ہے منکرانِ عثمانؓ کو
خود کہہ گئے ہیں شیرِ یزدانؓ ذولنورینؓ

جتنا بھی تھا سب دے دیا خدا کو
پھر بھی ہے بے عمیق سامانِ ذولنورینؓ

شہاب اِس قلم کے بھاگ جاگ اٹھے
جب قلم نے لکھ دیا ہے عنوان ذولنورینؓ

(حضرت عثمان بن عفانؓ)

دو نوروں والا جنہیں کہتا علیؑ ہے
ہاں! وہی تو ہمارا خلیفہ غنیؓ ہے

شہرِ سخاوت میں سخیوں کا شاہ ہے
کیسے کروں بیاں کہ کتنا سخی ہے

نام مشہور ہے اِن کا عرب و عجم
دامادِ مصطفیؐ کی پہچان بڑی ہے

سِکھا گئے ہیں جو لٹاؤ خدا پر
وہی اصل مال وہی اصل زندگی ہے

سب کچھ لٹایا مصطفیؐ و آلِ مصطفیؐ پر
بافضلِ کبریٰ عثمانؓ جنتی ہے

باعثِ رشک ہے جن کا حُسن و کردار
سخاوت کی خود پہ اِک چادر تنی ہے

منکر کے قلم سے جو بچ گئی ہے
شہاب اُس ساہی کی قسمت کھری ہے

(حضرت عثمان بن عفانؓ)

میرے عثمانؓ کی شان ، وہ کیا جانیں
جن کا ہے ہی نہیں عثمانؓ، وہ کیا جانیں

مہاجر ہے وہ سرزمینِ مدینہ کا
اور حبشہ کا ہے مہمان، وہ کیا جانیں

ہے محبوب نبیوں کے نبیؐ کا
خریدنا چاہتا ہے اسے رحمان، وہ کیا جانیں

اِن کے پاس اگر آسمان بھی ہو
تو دے دیتے ہیں آسمان ،وہ کیا جانیں

جو پڑھنا ہی نا چاہے شکلِ عثمانؓ
پھر یہ کتنے ہیں حسان ، وہ کیا جانیں

حِلم و فراست میں اِن کی مثال نہیں
گواہی دیتا ہے قرآن ، وہ کیا جانیں

تمیزِ آدمی و انسان میں فرق ہے
تمیزِ آدمی و انسان ، وہ کیا جانیں

(حضرت عثمان بن عفانؓ)

درِ مدینہ سے لے کر درِ غلام تک
فیض جس سخی کا ہے وہی عثمانؓ ہے

بغض والو سن لو جس کا علیؑ ہے
اور جو علیؑ کا ہے وہی عثمانؓ ہے

قرآن پاک جس کا محبوب اور جو
ناز ہر متقی کا ہے وہی عثمانؓ ہے

دھرتی میں جس کی شان پر سلام
ہر ایک اُمتی کا ہے وہی عثمانؓ ہے

خلافت کے باغ میں جس سے حُسن
ہر اِک کَلی کا ہے وہی عثمانؓ ہے

یثرب میں ہر جگہ ذکر جس کی
عظمت کی بلندی کا ہے وہی عثمانؓ ہے

بفضلِ کبریٰ شہاب پہ ہر وقت
کرم جس سخی کا ہے وہی عثمانؓ ہے

(سیدہ فاطمہ بنتِ خطابؓ)

اوصاف کی مالک بے شک ہے خطاب کی دختر
راضی تجھ سے حق ہے خطاب کی دختر

تیرے گھر میں ہے دین کا جلتا ہوا دیا
توں اُس دیے کی رمک ہے خطاب کی دُختر

مشکلات کے باوجود ڈٹی ہے دین پر
کہ بہت قوی اور بے جھجک ہے خطاب کی دُختر

تیرا شوہرِ نامدار سعیدؓ حِلم کی زمین ہے
اور توں صبر کا فلک ہے خطاب کی دُختر

زندگی میں عورت بھی کچھ بڑا کر سکتی ہے
تیری زندگی دے رہی سبق ہے خطاب کی دختر

تیری وجہ سے تیرے بھائی کا دل پلٹا تھا
اجاگر کر گئی دین کی جھلک ہے خطاب کی دختر

تیری شفقت ہو اِس غلام ابنِ غلام پر
تیری رسائی آگے تلک ہے خطاب کی دختر

رضؓ

(حضرت سعید)

ملی جس کو آنحضرتؐ سے جنت کی بشارت
وہ خوش قسمت ، وہ پاک طینت سعیدؓ ہے

نزدیک ہیں تیرے حق اور دین کی باتیں
دل شکنی دل آزاری تجھ سے بعید ہے

عرب میں توں اِک کرن کی مانند ہے
توں مسلمانوں کے لیے خوشق قسمتی کی نوید ہے

تیرے گھر میں ہے فاطمہؓ بنتِ خطاب
رسولِ پاکؐ و حضرت عمرؓ سے نسبت مزید ہے

جو تیرا رتبہ نا دیکھ پائے وہ شخص
کتنا بد نصیب ہے ، کتنا بے دید ہے

سہ کے سارے ستم پا لو دین کی راہ
یہ اچھا سودا ہے یہ اچھی خرید ہے

یاخدا شہاب کو حضرت سعیدؓ کے صدقے سے
معافیاں دے دینا کہ یہ غلامِ سعید ہے

(سیدہ اسماء بنتِ ابو بکرؓ)

ذات النطاقین آپ کا اعزاز ہے اسماءؓ
صحابیات میں اِک نشیمن فراز ہے اسماءؓ

سوالِ ابو جہل پہ فرمایا آپ نے
رازداں و شریعت کا کرتی امتیاز ہے اسماءؓ

آقاؐ کے واسطے تیرا کھانا لانے کا
کتابِ عمل میں اجر دراز ہے اسماءؓ

تقویٰ ہے جِن کے ماتھے پر سجا
سخاوت کی اِک بلند آواز ہے اسماءؓ

شاہد زبیرؓ ہے کہ گھر نبھانے کی
کیسی دلیل کیسا خوب انداز ہے اسماءؓ

جری تیرا لال عبداللہؓ بے مثال ہے
تربیت میں تیری کوئی اعجاز ہے اسماءؓ

حجاج نے کہا تیری فتح حقیقتاً ہے اسماءؓ
میری فتح فقط اِک مجاز ہے اسماءؓ

(سیدنا حضرت زبیر العوامؓ)

بلند مرتبہ ہے بلند ہے مقام زبیرؓ کا
جائے ادب میں مشہور ہے نام زبیرؓ کا

کئی واسطے اور کئی رشتے ہیں مدنی آقاؐ سے
بازارِ عشق میں اونچا ہے دام زبیرؓ کا

جتنے ستم بھی ڈھائے کوئی زبیرؓ پر
بدل نہیں سکتا پھر بھی کلام زبیرؓ کا

سخت سردیوں میں حکمِ آقاؐ پہ لبیک کہنا
یہ ہے جذبہ یہ ہے کام زبیرؓ کا

ہر ایک انداز اوراقِ تاریخ میں رقم ہے
ہر ایک کارنامہ رہے گا دوام زبیرؓ کا

جِن کے گھر ہے صدیقؓ کی دُخترِ ناز
اور عبداللہ ہے بیٹا فیاض و متعام زبیرؓ کا

گر چاہتے ہو شہاب نبیؐ کا دستِ شفقت
تو کر لو دل سے احترام زبیرؓ کا

(سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ)

شہسوارِ مدینہ ہے خون جانثاروں کا
اِک بدن میں ہے قافلہ ہزاروں کا

دھرتی پہ آگیا ہے بن کے فخر
منہ توڑ جواب ہے سب اتاروں کا

پہلی غذا ہے جس کی لعبِ مصطفیٰ ﷺ
کیوں جنگ میں آسرا لے تلواروں کا

یہ نواسہ ہے وفاؤں کی دستار کا
کچھ اثر نہیں ان پہ یزیدی واروں کا

لال ہے پاک اسماءؓ و زبیرؓ کا
عبداللہؓ غمخوار ہے غم کے ماروں کا

چوکِ مدینہ میں دیکھ کر کہا حجاج
یہی تو بلند مرتبہ ہے شہسواروں کا

توں مُریدِ محمدؐ ہے عبداللہؓ بن زبیر
میں مُرید ہوں تیرے جوڑے برداروں کا

(سیدنا حضرت بلال حبشیؓ)

کافروں نے فقط بلالؓ دیکھا ہے
مگر نبیؐ نے جمالِ بلالؓ دیکھا ہے

صدیقؓ نے جب یہ سودا کیا
زر نہیں دیکھا بس بلالؓ دیکھا ہے

اُمیہ والوں نے جتنا ستایا مگر
صبر میں آپکو باکمال دیکھا ہے

آج خوش ہیں کعبے کی چھت پر
آج کُفر کا زوال دیکھا ہے

ابنِ رباح کو نبیؐ کی غلامی میں
باقدم باوفا ہر حال دیکھا ہے

ناز سے کہتی ہونگی آپکی ماں
مکہ والو میرا لال دیکھا ہے

شبِ معراج مصطفیؐ نے جنت میں
اپنی آنکھوں سے بلالؓ دیکھا ہے

(سیدنا حضرت بلال حبشیؓ)

دیکھو کافروں میں جو کہتا تھا
اسی دین کا غلبہ آئے گا
آج ابنِ رباح کعبے پر
دلسوز آذان سنائے گا

حبشہ سے آیا ہے بن کر غلام
کیسا مِلا رتبہ کیسا ملا مقام
کرتے ہیں جسے صحابہؓ سلام
یہ غلامی سے جنت جائے گا

ایک دن بُت خانے میں جانا ہوا
مٹی مار کے بُت کو ، یہ پوچھا
جو اپنے لیے نا کچھ کر پائے
وہ مجھے کیا دے پائے گا

بولے فاطمہؑ سے میں غلام آپکا
کرتا ہوں بڑا احترام آپکا
آپ سنبھالیں حسنؑ و حسینؑ کو
یہ چکی بلالؓ چلائے گا

دیکھ لو دنیا والو یہ حقیقت
معنی نہیں رکھتی رنگ و صورت
جو قلب ٹھکانہ یار کا ہو
وہی عرشِ معلیٰ کہلائے گا

جب نا پڑھی آذان بلالؓ نے
آیا مالکِ مُلک جلال میں
جب تک نا پڑھے گا بلالؓ آذان
یہ سورج نظر نا آئے گا

جب بھی حلب شام جانا ہے
آپ کے روضے پر آنا ہے
پھر قدموں میں کھڑے ہو کر
یہ کلام شہاب سنائے گا

(حضرت عمار بن یاسرؓ)

شایعانِ علیؑ، حُبدارِ نبیؐ، وفا شعار ہے
یاسرؓ تجھے سلام کہ تیرا عمارؓ ہے

ہم نوائے بلالؓ و صابری بے مثال ہے
ظلموں میں بھی لا الٰہ کا اقرار ہے

حاصل تجھے نسبت اُسی ذی وقار کی
اسلام کا جو پہلا شہیدِ نامدار ہے

کبھی کوئلوں پر تو کبھی آگ میں
جدھر بھی دیکھو بس صبر بردار ہے

مزدور ہے اور کہیں کوڑے کھا رہا ہے
از شب تا صبح عبادت گزار ہے

جنگِ صفین میں جو دفاعِ دین پر
گردن کٹا گیا اسلام کا جانثار ہے

دشمنانِ صحابہؓ نے جتنے بھی وار کیے
پھر بھی قائم و دائم تیرا مزار ہے

(حضرت ابو ہریرہؓ)

ظرفِ علم و حدیث کا سلطان ابو ہریرہؓ
سرخیل اصحابِ صُفہ و عالیشان ابوہریرہؓ

حضورؐ نے نوازا یہ لقب آپ کو
مشہور ہو گیا عبدالرحمٰن ابو ہریرہؓ

عبادت سے لو لگائی تا عمر آپ نے
قوی بہت آپ کا وجدان ابوہریرہؓ

فقر و غنا میں ہمیشہ ممتاز ہی رہے
نہیں آپ سا کوئی میزبان ابوہریرہؓ

پیوست نبیؐ کی ہر بات سینے میں
لکھتے گئے ہر ایک فرمان ابو ہریرہؓ

کیسے کروں بیاں وسعتِ علم آپ کی
چھوٹی ہے مثالِ زمین و آسمان، ابو ہریرہؓ

پہنچا گئے ہم تک نبیؐ کی باتیں
اتنا بڑا کر گئے احسان ابو ہریرہؓ

(حضرت سلمان فارسیؓ)

اٹھا ہے آج مکینِ اصفہان اللہ اللہ
پائے گا اپنی منزلَ سلمانؓ اللہ اللہ

شام سے موصل، موصل سے نصیبن
پھر کر گیا اِک پادری احسان اللہ اللہ

دیکھی مہرِ نبوت تو چوم کر کہا
یہی تو ہیں نبی آخرالزمانؐ اللہ اللہ

باغ لگا رہے ہیں سلمانؓ کے لیے
رہائی ہے تیری اتنی ذیشان اللہ اللہ

ترکیبِ خندق سے ایسا لگ رہا ہے
سلمان فارسیؓ ہے ایان اللہ اللہ

رُکنِ اہلبیت کا اعزاز اِن کو ملا
قناعت پسند اور درویش انسان اللہ اللہ

جنت منتظر ہے اِن تین ہستیوں کی
علیؓ و عمارؓ اور سلمانؓ اللہ اللہ

(حضرت سلمان فارسیؓ)

کوئی نہیں حد بندی تیرے فضائل کی
تیری شان کا دارومدار نہیں ہو سکتا

جب تک نا پڑھوں تیری زندگی
عشقِ نبیؐ دل میں بیدار نہیں ہو سکتا

چل دیا ہے توں راہِ حق پر
کشادہ ہو گا تیرا رستہ دشوار نہیں ہو سکتا

تجھ سے سیکھا گر دل میں عشقِ حضورؐ ہو
فیضاب ہو گا وہ دل بیمار نہیں ہو سکتا

تیرے دل میں ہے جذبہِ ایمان کی قوت
تجھ سے بچ کے کوئی کافر فرار نہیں ہو سکتا

توں فقر اور درویشی کا مخزن ہے
تیرے جذبہِ قلب کا شمار نہیں ہو سکتا

میری نظروں میں اِن کے کردار سے بڑھ کر
شہاب کوئی بھی اور کردار نہیں ہو سکتا

(حضرت حسان بن ثابت رضؓ)

نعتِ نبیؐ لکھنا نعتِ نبیؐ پڑھنا
حسانؓ کی چاہ ہے، حسانؓ کی رونق ہے

یہ اُس ذات کے مدح خواں ہیں کہ
جس ذات سے سارے جہاں کی رونق ہے

خوب لہجہ ہے اور خوب فکر و فن ہے
اِن سے شاعری کے سامان کی رونق ہے

شانِ مصطفیٰؐ سے لفظ نکھر رہے ہیں
انہی سے تشریح کے عرفان کی رونق ہے

اِن کے اشعار کی نسبت جڑی ہے
اِن سے ہی ہر ایک دیوان کی رونق ہے

لگا رہے ہیں اپنی نعتوں میں صدائیں
سلطان کے صدقے سے دربان کی رونق ہے

عنوان ہے میرا حضرت حسانؓ بن ثابت
شہاب اسی میں میرے عنوان کی رونق ہے

(حضرت ابوذر غفاریؓ)

یہ شرف تجھے خدا نے انعام کیا
کہ توں نے نبیؐ کو پہلا سلام کیا

تذکرہِ سفرِ قبل فیض چھوڑو یہ کہو
بس بارگاہِ مصطفیٰﷺ میں خوب قیام کیا

شاہِ دیںؐ کے میخانے سے پی کر
پھر گھر والو کو پیش جام کیا

خوب گزری دیوانے کی کہ جب جاری
ترانہ لب پہ مدحتِ خیرالانامؐ کیا

مصطفیٰﷺ کے دیوانوں میں اور صحابہؓ میں
ہے ابوذرؓ غفاری جیسا اور کوئی نام کیا

آؤ لٹاؤ سب کچھ دینِ مصطفیٰﷺ پر
ساری دینا میں شائع یہی پیغام کیا

کھو گیا حضرت ابوذرؓ نامِ محمدؐ میں
پس خشیتِ الٰہی میں اپنا انجام کیا

(حضرت صہیب الرومیؓ)

شمعِ رسالت مآبؐ کا پروانہ صہیبؓ ہے
مخدومؐ کے درِ پاک کا دیوانہ صہیبؓ ہے

میں بھی ہوں آپ کا شیدائی حضرت صہیبؓ
اور دیوانہ آپ کا سارا زمانہ صہیبؓ ہے

ہجرت کے واسطے سب کچھ لُٹا دیا
مدینے کو ضروری آپ کا جانا صہیبؓ ہے

سخاوت تجھ پہ رشک و ناز کر رہی ہے
اخلاق کا آپ کے قلب میں ٹھکانہ صہیبؓ ہے

کیا پہچانے گا وہ کسی اور صحابیؓ کو بھلا
جو آپ کی ذات سے بیگانہ ، صہیبؓ ہے

نصیب ہوئی جِن کو کچہری حضورؐ کی
آپ کا دورِ منفرد اور سہانہ صہیبؓ ہے

خوش نصیب سمجھ رہا ہوں خود کو میں
کہ آج میرے لب کا ترانہ صہیبؓ ہے

(حضرت خالد بن ولیدؓ)

نہیں دیکھا آپ سا سپہ سالار خالدؓ
تجھ سے راضی ہے ہاشمی مختیارؐ ،خالدؓ

میداں میں ناتُوں تھکتا ہے
نا تھکتے ہیں تیرے ہتھیار ، خالدؓ

جنگ موتہ میں نبیؐ سے خطاب مِلا
کہ تُوں اللہ کی ہے تلوار ، خالدؓ

تیرے معرکوں کی تفسیر کیا لکِھوں
تیرے کارنامے ہیں بے شمار ، خالدؓ

چاہے کوئی جنگ ہو ، یا کوئی محاصرہ
جانثاری کے لیے حاضر ہے ہربار، خالدؓ

دشمنوں کے لیے قہر کی صورت ہے
کُفر پر بھاری ہے تیرا وار ، خالدؓ

آج اِسلام کو تیری ضروری ہے خالدؓ
آج پھر تیرا ہی ہے انتظار ، خالدؓ

(حضرت خالد بن ولید رضؓ)

مظہرِ دلیری ہے شانِ جُرت ہے ابنِ ولید
تنہے تنہا لڑنے کی رکھتا طاقت ہے ابنِ ولید

ہیں سپاہی اور بھی اسلام کے مگر
عروج پر تیری حِلم و فراست ہے ابنِ ولید

دین کی خاطر پُر دِلی سے تیرا لڑنا
یہی تیری عبادت و ریاضت ہے ابنِ ولید

تیرے چہرے پر غیر مسلم نظر نہیں جما سکتے
اتنی پُر جوش تیری صورت ہے ابنِ ولید

لشکرِ اسلام میں تجھ سے سپاہی کا ہونا
لشکرِ اسلام کے لیے باعتِ سعادت ہے ابنِ ولید

کافروں کے سر کو اتار کر بجھا رہی ہے پیاس
تیری تلوار کُفر پر قیامت ہے ابنِ ولید

تجھ سے سیکھا ہے حوصلہ جہاد کا میں نے
تجھے سے ظاہر نبیؐ کی اعاعت ہے، ابنِ ولید

(کلامِ صحابہؓ)

ہر مومن کی بس ایک ہی صدا ہے　　کہ کُلِ اصحابِ نبیؐ کی کیا بات ہے

یہ نگاہیں نیچی اور خیالات اونچے رکھتے ہیں　　اِن کے شرم و حیا کی کیا بات ہے

وسیع فِکر اِن کی اور نرم دل والے ہیں　　اِن کے فقر و سخا کی کیا بات ہے

مالکِ عالمانہ ذہن ہیں اور فقیرانہ طبیعت ہے　　اِن کے حسُن و رضا کی کیا بات ہے

صِدق دل سے چلتے ہیں سیرتِ پیغمبریؐ پر　　اِن کی ایسی ادا کی کیا بات ہے

اِن کے معاملات ہیں دیانت سے بھرے　　اِن کی اعلیٰ وفا کی کیا بات ہے

اِک قدم نفس پر اِک قدم عرش ہر　　اِن کے اجر و جزا کی کیا بات ہے

ہے جوانی اِنکی جنگی اور بڑھاپا زاہدانہ ہے　　اِن کے عشقِ زیبا کی کیا بات ہے

شمشیر سے ہے محبت اور قہار سے خوف ہے　　حق کی ایسی فضا کی کیا بات ہے

شوق شہادت کا ہے اِن کے دل میں　　اِن کی ایسی دعا کی کیا بات ہے

وہ خالدؓ ہو حذیفہؓ ہو کہ خُدریؓ ہو　　دین کی ہر گھٹا کی کیا بات ہے

بے مثل نبیؐ کے بے مثل اصحابؓ ہیں　　شہاب مقطعِ بے نوا کی کیا بات ہے

پانچواں باب

بابُ الاولیاء

(شانِ اولیاء)

جن سے ہم لو لگائے بیٹھے ہیں وہ دل کو حَرَم بنائے بیٹھے ہیں

بو علی قلندرؒ وہ قلندر ہے جو آتش فشاں کو ٹھنڈا کرائے بیٹھے ہیں

اب تو آنکھیں کرامات ہی دیکھیں گی اللہ والو کے صحن میں جو آئے بیٹھے ہیں

تُربتِ غوثؓ سے لوگوں کے لپٹنے کا راز یہ ہے کہ یار منائے بیٹھے ہیں

ہم پہ بھی اِک چشمِ کرم ہو خواجہؒ ہم مسافر دور سے آئے بیٹھے ہیں

اِک منفرد ذوق ہے بھٹائیؒ کا یہ خُلد میں رونق لگائے بیٹھے ہیں

عطاء کر دیتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے اپنے بیٹھے ہیں یا پرائے بیٹھے ہیں

ایک شرط ہے بزمِ مُرشد میں جو حاضر ہیں خیرات پائے بیٹھے ہیں

ہے یقین اپنا ، نگاہ ضرور ہوگی ہم تو بے کس یقین کے سائے بیٹھے ہیں

پیر مہر علیؒ کر دیں قسمت بھلی منگتے تیری چوکھٹ پہ آئے بیٹھے ہیں

اس لیے سب میاں عیسیٰؒ کے قدم چومیں یہ زاہراؒ کے منگتے کہلائے بیٹھے ہیں

یہ سب نگاہ ہے میرے پیروں کی کہ شاعری شہاب سے کرائے بیٹھے ہیں

(کلامِ اولیاءؒ)

حق شناس بھی ہیں دانے کی قدر کرتے ہیں
دیتا ہے خدا انہی کو جو شکر کرتے ہیں

وہ قلندرؒ ہو، باھوؒ، شمسؒ کے رُکنِ عالمؒ ہو
ہے تختِ محمدﷺ اور جھکائے ہوئے سر کرتے ہیں

ہے ولی کامل کا تعلق فقرِ خدا سے اور
آقاﷺ کی محبت سے دلوں کو تر کرتے ہیں

دنیا سے انہیں نا کوئی کام نا کوئی غرض
یہ تو بس ذاکر ہیں اور ذکر کرتے ہیں

کس حد تک جاسکتی ہے نگاہ ان کی
اِک لطفِ نگاہ سے خشک دل تر کرتے ہیں

یہ سارے اولیاء ہیں، اتقیاء ہیں اور اصفیاء ہیں
یہ تو گھر بیٹھے مدینے کا سفر کرتے ہیں

دیتا ہے خدا اُن کو ہی فقر و ولایت
جو وصلِ یار میں نفس کا حشر کرتے ہیں

(حضرت اویس قرنیؒ)

عشقِ نبیؐ میں سرشار ہے اویس قرنیؒ
ماں کا خدمت گار ہے اویس قرنیؒ

محمد مصطفیٰ ﷺ کی اِک جھلک دیکھنے کو
بے حد بے قرار ہے اویس قرنیؒ

امامُ التعابین ہے ، مُحبِ مُرسلیںؐ ہے
بخششِ اُمت میں مددگار ہے اویس قرنیؒ

بھیجا عمرؓ و علیؓ کو مصطفیٰ ﷺ نے کہہ کر
یمن میں میرا حُبدار ہے اویس قرنیؒ

ظاہری تو کبھی دیدار میسر نہیں ہوا
پر باطنی کرتا دیدار ہے اویس قرنیؒ

دامن تو بھر گیا ماں کی دعاؤں سے
قلبِ ماں کا قرار ہے اویس قرنیؒ

آؤ کبھی یمن تو دیکھ لینا شہاب
آرام فرما ولیِ پُر وقار ہے اویس قرنیؒ

(حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ)

یا شانِ محمدؐ ، امامُ الاولیاء ، غوثِ اعظمؒ
ولی بن ولی، اولادِ مرتضیٰؑ ، غوثِ اعظمؒ

یا منکہِ صداقت و نگینہِ ولایت
یا معلمُ الاصفیاء و اتقیاء ، غوثِ اعظمؒ

قَدَمِ ھٰذاَ علیٰ رقبتِ کُلِ ولی اللہ
زیر سر کرو کہ رہا غوثِ اعظمؒ

وہ معینؒ ہو ، فریدؒ ہو کہ داتاؒ
سب اولیاء کا مدعا ، غوثِ اعظمؒ

یا شاہِ جیلان یا شاہِ شہرِ بغداد
محترم محترم ، بے پناہ ، غوثِ اعظمؒ

مہرِ علیؒ بھی تیری لڑی یا غوثؒ
تیرا فیضِ نظر ہر جگہ ، غوثِ اعظمؒ

یا غوث الثاقلین ، محبوبِ سبحانی کرم کر
واسطہِ نسبتِ علیؑ ، بگڑی بنا غوثِ اعظمؒ

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

دلنشیں نیلے گُنبد کے مکیں غوث الاعظمؒ
تیرے منگتے نے تجھ سے آس لگائی ہے

جب پکارا ہے تجھے تو یہ یقین ہے
میری یہ نِدا ضرور آپ تک آئی ہے

ایک پاؤں پہ کھڑے ہو کر جنگل میں
ساری رات تلاوتِ قرآن سنائی ہے

آپ کی یہ کرامت تاریخ میں رقم ہے
ڈوبی ہوئی کشتی پھر سے پار لگائی ہے

جب بھی بنتا ہے کوئی ولی جگ میں
رب نے کاغذ پہ تیری مُہر لگوائی ہے

لحد میں یہ حمایت کے لیے کہہ دیجیے گا
جانے دو اِس کو یہ میرا شیدائی ہے

بغداد میں آپکے روضے پہ آنا ہے یا غوثؒ
سُنا ہے ولیوں نے وہاں محفل سجائی ہے

(حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

اجمیر میں میرے خواجہؒ کا میخانہ ہے
جام اِس میخانے کا مشہورِ زمانہ ہے

آؤ بھر بھر جاؤ سب جام کو اپنے
نا کوئی وصولی ہے ، نا کوئی پیمانہ ہے

بختیارؒ سے پوچھو اِس جام کی برکت
قائم اِسی جام پہ کاکیؒ کا میخانہ ہے

الشمسؒ نے مانگا ہے ، غوریؒ بھی طالب ہے
اِک اِن کو پِلانا ہے ، اِک اُن کو پلانا ہے

جس سمت بھی جاؤں تیرے جام کے چرچے ہیں
ہر اِک تیرا شیدائی ہر اِک تیرا دیوانہ ہے

یہ ہوشِ حوسِ دنیا ، یہ چاہ جینے کی
اب جینا نہیں مجھے ، اب ہوش گنوانا ہے

مجھ کو بھی پِلا دینا اِک جام میرے خواجہؒ
خالی جام لیے جگ کا سننا نہیں تانہ ہے

(حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ)

گولڑے میں بے نواؤں کا چارہ مہر علیؒ ہے
سہارا مہر علیؒ ہے ، ہمارا مہر علیؒ ہے

فیض و نسبتِ نگرِ بغداد سے مالا مال ہے
غوث و غوث والوں کو پیارا مہر علیؒ ہے

وہ محی الدینؒ و معین الدینؒ کہ نصیرؒ ہو
سب اولادِ حسنؑ ہر نظارہ مہر علیؒ ہے

منبعِ فقر ہے ، عرفاں ہے میرا مُرشد
میرا چاند ہے ، میرا تارا مہر علیؒ ہے

حشر تک آنے والے ہر ایک مِرزا پر
سیف چشتیوں کی ، وار سارا مہر علیؒ ہے

بے سبب جا بجا چل رہا تھا مگر
اب راحت ہے میرا کنارہ مہر علیؒ ہے

دنیا والو تمہارے سہارے تمہیں مبارک
شہاب کا تو بس سہارا مہر علیؒ ہے

(منقبت درشانِ عارف سلطان فقیر میاں عیسیٰؒ)

فقر کی دھنک ولایت کا چشمہ ہے عارف سُلطانؒ
یاھو کا تیرے لب پہ نغمہ ہے عارف سُلطانؒ

بتوفیقِ یزداں تجھ پہ عنایت ہے کملی والےﷺ کی
دور تجھ سے ہر ایک سانحہ ہے عارف سُلطانؒ

عیاں ہے تجھ سے اِک دوستِ خدا کا لہجہ
تعلیماتِ شریعت کا عکس تیرا حُلیہ ہے عارف سُلطانؒ

اِس بِنا پہ نور احمدؒ اِک امانتِ خاص دے گیا
کہ تجھ میں عشق و مستی کا جذبہ ہے عارف سُلطانؒ

جب تیری دستار کی برکت روک لے دریاؤں کو
پھر کون کرے تیرے رُتبے کا جو تجزیہ ہے عارف سُلطانؒ

اِک زمانے نے دیکھے ہیں تیرے کشف و کرامات
تیری تُربت سے لِپٹا ایک مجمہ ہے عارف سُلطانؒ

تیرے فیض و برکت سے قائم ہے گُلشنِ فقیر
اِس بات پہ ہر ایک مُتفقہ ہے عارف سُلطانؒ

(کلامِ عقیدہ)

اَحد کے بندے ہیں عہد یہ نبھانا ہے احمدؐ کو جو مانے اُسے ہم نے مانا ہے

درود باکمال نبیؐ ، سلام باجمال نبیؐ درود پر خِصالِ نبیؐ ، سلام پر گھرانہ ہے

سلسلہِ نبوت میں بعد از محمدؐ کے نا کوئی آیا ہے ، نا کوئی آنا ہے

پانچ اور بارہ کا ، مصطفیٰؐ کے گُلشن کا احترام کرتے ہیں دل میں بھی ٹھکانا ہے

صدیقؓ اور غنیؓ والے ، عُمرؓ اور علیؓ والے کامیاب رستے پر اپنا آنا جانا ہے

حق کی جو جاگیروں پر ایمان انھی پیروں پر جِن کا غوثؒ و عیسیٰؑ تک ایک ہی ترانہ ہے

زاہراؓ کے پوتے نے بات یہ بتائی ہے حق پر اہلسنت کا مسلک یگانہ ہے

اپنا یہ عقیدہ ہے جو آنکھ آبدیدہ ہے حشر میں اِسی نے ہی سب کو بخشوانا ہے

ایک دن کُھلیں گے بھید سب عقیدوں کے کہ کس کا حقیقی ہے اور کس کا فسانا ہے

پھر ہو گئی پہچان اُس کی عرش پار تک ایک بار جس نے مصطفیٰؐ کو پہچانا ہے

ہم نے تو سمیٹنی ہیں تاجداروں کی برکتیں اور کیا کریں گے ہم اور کیا کمانا ہے

اِس گروہ کے بزرگوں کو سد بار مبارک ہو شہاب بزرگی ہے اِسے حاصل، یہ عقیدہ پرانا ہے

الحمد اللہ

مجموعہِ کلام "نقابتُ المِدحت" پایہِ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ میں دعاگو ہوں کہ یہ تحفہ بارگاہِ خدا و حبیبِ خدا ﷺ میں قبول و مقبول ہو جائےاور میری اور میرے اجداد کی بخشش و نجات کا سبب بن جائے ۔آمین

رسولِ پاکؐ کی مجھ کو عطاء حضوری ہو
یہی ہے میرے دلِ زار کی نوا یا رب
(پیر سید معین الحق شاہ گیلانیؒ)

میں ہوں گدائے کوچہ آلِ نبیؐ نصیرؔ
دیکھے تو مجھ کو نارِ جہنم لگا کے ہاتھ
(پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ گیلانیؒ)

در بدر مدحتِ سرکار ﷺ سناتا ہوا میں
اپنی بخشش کا ہوں سامان بناتا ہوا میں
(یونس تحسین)

الٰہی بحقِ بنی فاطمہؑ
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول
من و دست و دامانِ آلِ رسولؐ

(حضرت شیخ سعدیؒ)

